

# قادیانی نبوت

کے

## نشیب و فراز

تحقیق و تالیف

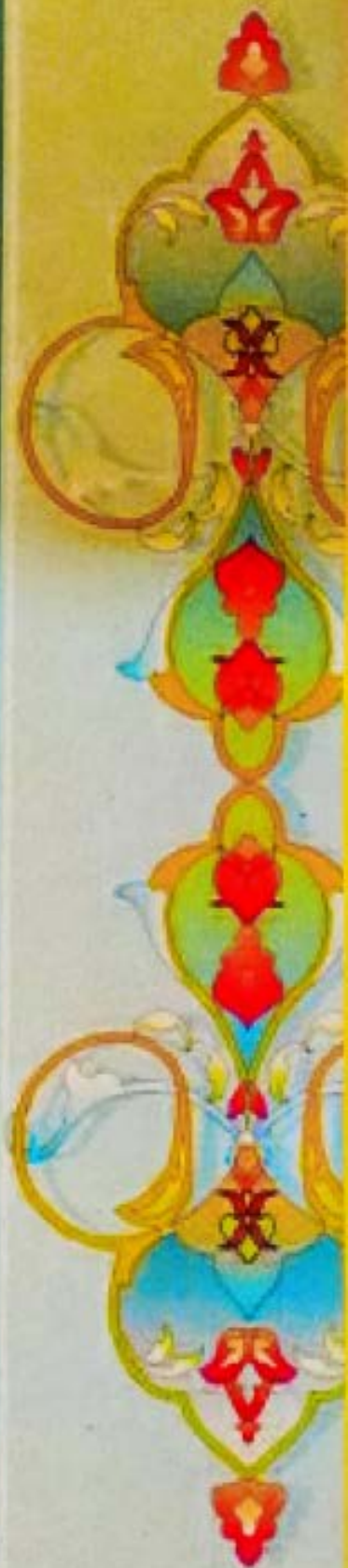
مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی

چیزمین حق چار بازار اکبڑ مو گجرات

ناشر: حق چار بازار اکبڑ

مدرسہ حیات النبیؐ، گجرات

فون نمبر ۰۵۳-۳۵۲۱۶۳۳



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حق چاریا

خلافت راشدہ

# قادیانی نبوت

کے

نشیب ..... و ..... فرار

تحقیق و تالیف

مولانا حافظ عبدالحق خان شیر قشمبری

چیمین : حق چاریا اکیڈمی گجرات

ناشر: حق چاریا اکیڈمی

مدرسہ حیات النبی، محلہ حیات النبی، گجرات

فون نمبر ۵۲۱۶۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ” حق چاریار اکیڈمی گجرات “ محفوظ ہیں۔

نام کتاب..... قادیانی نبوت کے نشیب و فراز۔

تحقیق و تالیف..... مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی۔

طبع اول..... مارچ ۱۹۹۹ء

طبع دوم..... جون ۲۰۰۵ء

کمپوزنگ..... فلر دیو بند کمپوزنگ سنٹر محلہ حیات النبی گجرات۔

مطبع.....

تعداد طبع دوم..... ۱۱۰۰

صفحات..... ۹۶ قیمت..... 36 روپے

ملنے کے پتے

☆ ناشر!..... حق چاریار اکیڈمی، مدرسہ حیات النبی، محلہ حیات النبی گجرات۔

☆ مکتبہ صفدریہ، نزد چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ..... ☆ مکتبہ نصرۃ العلوم، نزد چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

☆ ادارۃ السادات، حسن پلازہ مچھلی منڈی، اردو بازار لاہور..... ☆ دارالعلوم مدنیہ، ماڈل ٹاؤن بی

بہاولپور..... ☆ انجمن خدام الاسلام، ۲۸۵ جی، ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور..... ☆ ادارۃ الانور

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی..... ☆ جامعہ رحمت الرحیم جامع مسجد سراجاں چوک حسین آگاہی ملتان

☆ مدنی جامع مسجد چکوال..... ☆ جامعہ حمیر اللبنات، چرچ روڈ علامہ اقبال ٹاؤن، رحیم یار خان۔

☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور..... ☆ جامع مسجد فاروق اعظم سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

☆ مکتبہ حنفیہ، جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم..... ☆ مدرسہ تعلیم الفرقان حق چاریار، پنڈ گدوال

واہ کینٹ..... ☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ..... ☆ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

## ﴿ فہرست عنوانات ﴾

- ☆ دستور پاکستان اور قادیانی..... ۶ ☆ انتساب..... ۷  
 ☆ حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ کی رائے گرامی..... ۸  
 ☆ حضرت مولانا عزیز الرحمنؒ کا تبصرہ..... ۹  
 ☆ اس سے بڑھ کر مجھے کیا صلہ چاہیے..... ۱۰ ☆ اظہار تشکر..... ۱۳

### حرف آغاز

- ☆ علماء پر غصہ کیوں؟..... ۱۲ ☆ علامہ محمد اقبال مرحوم اور قادیانیت..... ۱۶  
 ☆ ظفر علی خانؒ اور قادیانیت..... ۱۷ ☆ قائد اعظمؒ کا جنازہ اور ظفر اللہ خان..... ۱۸  
 ☆ عدالت میں آنے سے گریز..... ۱۹ ☆ مرزا ناصر احمد اور پارلیمنٹ..... ۲۰  
 ☆ بچہ وہیں پہ خاک..... ۲۱ ☆ مرزائیوں کے دو گروہ..... ۲۲

### پہلا اعتراض..... آیت خاتم النبیین پر

- ☆ دلیل اول..... جواب اول: لفظ خاتم کا مفہوم زبان رسالت سے..... ۲۳  
 جواب دوم: ائمہ مفسرین سے لفظ خاتم کی تفسیر..... ۲۸  
 مرزا قادیانی کا انکار حدیث..... ۲۹ جواب سوم: خاتم کا معنی قادیانی سے..... ۳۰  
 مرزا قادیانی کی دوغلی پالیسی..... پہلا پہلو: نزول مسیح سے انکار..... ۳۱  
 دوسرا پہلو: دعویٰ نبوت..... ۳۲ جواب چہارم: خاتم کا معنی کتب لغات سے..... ۳۵  
 ☆ دلیل دوم..... ۳۵ جواب اول، دوم..... ۳۶  
 ☆ دلیل سوم..... و جواب..... ۳۶  
 ☆ دلیل چہارم..... و جواب..... ۳۷

### دوسرا اعتراض..... حدیث لا نبی بعدی پر

- ☆ دلیل اول..... و جواب اول..... ۳۸ جواب دوم، سوم، چہارم..... ۳۹  
 ☆ دلیل دوم..... و جواب اول، دوم، سوم..... ۴۰  
 ☆ دلیل سوم..... ۴۱ جواب اول، دوم، سوم..... ۴۲

- جواب چہارم، پنجم..... ۴۳ جواب ششم، ہفتم..... ۴۴
- باب بیٹا آمنے سامنے..... ۴۴ علامہ اقبال کا دلچسپ تبصرہ..... ۴۵
- ☆ دلیل چہارم..... ۴۶ جواب اول، دوم..... ۴۷
- ☆ دلیل پنجم..... و جواب..... ۴۸
- ☆ دلیل ششم..... و جواب اول، دوم..... ۴۹
- ☆ دلیل ہفتم..... و جواب اول..... ۵۰ جواب دوم، سوم..... ۵۱
- ☆ دلیل ہشتم..... و جواب..... ۵۱
- ☆ دلیل نہم..... و جواب اول، دوم..... ۵۳ جواب سوم، چہارم..... ۵۴
- ☆ دلیل دہم..... و جواب اول، دوم..... ۵۵ جواب سوم..... ۵۶
- ☆ دلیل یازدہم..... و جواب..... ۵۶
- ☆ دلیل دوازدہم..... و جواب..... ۵۷

### نبی قادیان..... دعویٰ ودلائل

- ☆ پہلی دلیل..... و جواب اول، دوم..... ۵۸ جواب سوم..... ۵۹ جواب چہارم..... ۶۰
- مرزا صاحب کا حفاظتی حصار..... ۶۰
- ☆ دوسری دلیل..... و جواب اول..... ۶۱ جواب دوم..... ۶۲
- لطیفہ: لا کا دعویٰ نبوت..... ۶۳

### معترض..... پر..... سوالات

- ﴿سوال اول﴾ تضادات کے آئینہ میں مرزا صاحب کیا تھے؟..... ۶۳
- ☆ پہلا تضاد: نبی یا کافر؟..... ۶۴
- ☆ پہلا دعویٰ: نبی ہوں..... دوسرا دعویٰ: مدعی نبوت کافر ہے..... ۶۴
- ☆ دوسرا تضاد: تشریفی یا غیر تشریفی..... ۶۵
- ☆ پہلا دعویٰ: غیر تشریفی ہوں..... دوسرا دعویٰ: صاحب شریعت ہوں..... ۶۵
- ☆ حکم جہاد منسوخ..... ۶۶ تنبیخ جہاد کے اسباب..... ۶۷
- ☆ حکومت پاکستان کیلئے لمحہ فکریہ..... ۶۹

- ☆ تیسرا تضاد: پیغمبر اسلام کا مقام زیادہ یا مرزا قادیانی کا..... ۷۰
- ☆ پہلا دعویٰ: ظلی نبی ہوں..... ۷۰ دوسرا دعویٰ: میرے نشانات زیادہ..... ۷۱
- ☆ نشانات کی حقیقت..... ۷۱ الہام کی حقیقت..... ۷۲
- ☆ اٹھ اوئے سورا..... ۷۳
- ☆ چوتھا تضاد، عمومی دعوے..... ۷۳
- ☆ لطیفہ: استاد امام دین گجراتی اور مرزا قادیانی..... ۷۵
- ☆ سوال دوم ﴿کیا یہ نبوی شخصیت ہے؟﴾..... ۷۶
- ☆ پہلا عیب، حافظہ کی خرابی..... ۷۶ دوسرا عیب، ہسٹریا کا مرض..... ۷۷
- ☆ تیسرا عیب: نامردی..... ۷۸
- ☆ سوال سوم ﴿کیا یہ نبوت کی زبان ہے؟﴾..... ۷۹
- ☆ آنحضرتؐ کی توہین..... ۷۹ حضرت عیسیٰؑ کی توہین..... ۸۰
- ☆ حضرت مریمؑ کی توہین..... ۸۲ ازواج مطہراتؑ کی توہین..... ۸۳
- ☆ حضرت فاطمہؑ کی توہین..... ۸۴ مخالفین کے بارہ میں گندی زبان..... ۸۴
- ☆ سوال چہارم ﴿کیا یہ نبی کا کردار ہے؟﴾..... ۸۶
- ☆ چوری یا بھولپن؟..... ۸۶ سادگی یا مآں کی نافرمانی؟..... ۸۷
- ☆ آوارہ گردی یا لاپرواہی؟..... ۸۷ مختاری کے امتحان میں فیل..... ۸۸
- ☆ خدمت گزار عورتیں..... ۸۹ مرزا صاحب نے حج نہیں کیا..... ۹۰
- ☆ مرزا صاحب نے زکوٰۃ کبھی نہیں دی..... ۹۱ دواؤں پر خرچ..... ۹۲
- ☆ مرزا صاحب نے کبھی اعتکاف نہیں کیا..... ۹۲
- ☆ مرزا صاحب کو قرآن پاک کا اکثر حصہ یاد نہ تھا..... ۹۳
- ☆ مرزا صاحب روزے اکثر نہ رکھتے تھے..... ۹۳

## دستور پاکستان.... اور.... امت قادیانیہ

۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ (قومی اسمبلی) نے مرزا قادیانی کو نبی اور مجدد ماننے والے دونوں گروہوں (قادیانی دلاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے دستور پاکستان کے اندر درج ذیل شق کا اضافہ کیا۔ جس کی بنا پر پاکستان کے اندر قادیانی امت قانونی اور آئینی طور پر کافر قرار پائی..... بشیر

### ﴿دفعہ نمبر ۲۶۰..... شق نمبر ۳﴾

(الف) مسلم سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو

وحدت... و... توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ... خاتم النبیین حضرت محمد (ﷺ) کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد (ﷺ) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے

### اور

(ب) غیر مسلم سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو

مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقت سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص..... قادیانی گروپ... یا... لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص..... یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔

## انتساب

اس ان دیکھے شخص کے نام

جو اپنی سادگی اور دینی معلومات سے ناواقفیت کی بنا پر قادیانیت کے دام فریب میں الجھ کر بھی ”تلاش حق“ کی جستجو سے غافل نہ رہا، کیونکہ وہ رحمت کائنات، آقائے انس و جان حضرت خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ والہانہ عشق و محبت کے ایمانی جذبات سے محروم نہ تھا اور بالآخر زیر نظر رسالہ ”قادیانی نبوت کے نشیب و فراز“ اس متلاشی حق کی ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ بن گیا۔ اب وہ قادیانیت کو وہی کچھ سمجھتا ہے جو پورے عالم اسلام کا عقیدہ ہے۔ شاید کہ اس شخص کی ہدایت حضور الہی میں محشر کے ہولناک دن ناچیز کے لئے نجات کا ذریعہ بن جائے۔ خداوند ذوالجلال اسے توحید و رسالت اور ختم نبوت کے عقائد حقہ پر استقامت نصیب فرمائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

عبدالحق خان بشیر نقشبندی



قائد اہل سنت

وکیل صحابہ، حضرت مولانا

قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی تحریک خدام اہلسنت والجماعت پاکستان کی

رائے گرامی

زیر نظر رسالہ کی طبع اول قائد اہل سنت، وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ

کی خدمت میں پیش کی گئی اور ان سے اس پر کچھ تحریر کرنے کی درخواست کی گئی تو

انہوں نے فرمایا کہ میں یہ رسالہ مکمل پڑھ چکا ہوں اور اس پر ”ماہنامہ نصرۃ العلوم“

گوجرانوالہ میں مولوی عزیز الرحمن صاحب کا تبصرہ بھی پڑھ چکا ہوں مجھے اس سے

پورا اتفاق ہے اور قادیانی فتنہ کے سد باب کیلئے یہ رسالہ انتہائی مفید ہے

اس رسالہ کی جماعتی اور مسلکی حلقہ کے اندر زیادہ سے

زیادہ اشاعت کی ضرورت ہے۔

## حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایم اے، ایل ایل بی، ایڈووکیٹ و سابق استاذ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانولہ کا



زیر تبصرہ رسالہ (قادیانی نبوت کے نشیب و فراز) قادیانیوں کے ایک کتابچہ کا جواب ہے جسے انہوں نے سوالات و استفسارات کی صورت میں شائع کیا، اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے اس کی تشہیر و تقسیم کی گئی۔ قادیانی مذہب جس قدر اکاذیب اور باطلیل دلائل و دعاوی پر مشتمل ہے، شاید ہی کوئی دوسرا مذہب اس قدر بے بنیاد اور ناپائیدار سہاروں پر قائم ہو۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ کے ذاتی حالات، اخلاق و کردار، شکل و صورت اور علم و عمل اس کے جھوٹے ہونے کی سب سے بڑی دلیل اور واضح ترین ثبوت ہے۔ مگر سادہ لوح مسلمانوں کو مرزائی بنانے کیلئے انہوں نے ایسا دام ہمرنگ زمین بچھا رکھا ہے کہ اس سے بچاؤ کیلئے راہنمائی کی شدید ضرورت پڑتی ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر مولانا قاری عبدالحق خان بشیر مدظلہ نے جو ملک کے مایہ ناز علمی اور دینی گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں، مرزائیوں کے اس پمفلٹ اور مکتوب کا تعاقب کیا۔ مولانا موصوف بہترین مقرر، راسخ عالم اور بلند پایہ ادیب ہیں۔ ان کے الفاظ کا اچھوتا پن، تراکیب کی عمدہ بندش، معانی کی گہرائی اور عبارت کی روانی قاری کو مطالب و مقاصد کی فراہمی کے ساتھ ساتھ لذت و سرور بھی مہیا کرتی ہے۔ دلائل کی پختگی اور ان کا مناسب انتخاب موصوف کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ نے مرزائیت کا تعاقب اس مختصر مگر جامع رسالہ میں جس انداز سے قارئین کے سامنے پیش کیا ہے، وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ تمام مسلمان طلبہ، اساتذہ اور دیگر تعلیم یافتہ افراد کو اس رسالہ کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے تاکہ دامن ختم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ انکی وابستگی میں کمزوری نہ آئے اور عقیدہ ختم نبوت پر تادم واپس قائم رہنے میں مدد و معاون ہو..... (ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانولہ، شمارہ مئی ۱۹۹۹ء)

## اس سے بڑھ کر مجھے کیا صلہ چاہئے؟

معزز قارئین کرام! زیر نظر رسالہ ”قادیانی نبوت کے نشیب و فراز“ کا دوسرا ایڈیشن پیش خدمت ہے۔ یہ قادیانی دجل و تلکس کا ایک ”تحقیقی جائزہ“ ہے جس کا سبب تالیف کچھ یوں ہے کہ چند ماہ قبل محترم پروفیسر غلام حیدر صاحب (گورنمنٹ زمیندارہ کالج گجرات) نے ایک مضمون دے کر حکم فرمایا کہ قادیانی اس کے ذریعہ گمراہی پھیلا رہے ہیں فوراً اس کا جواب لکھو۔ میں نے اگلے حکم پر جواب لکھنے کی ذمہ داری قبول تو کر لی لیکن علمی بے بضاعتی اور طبعی غفلت کی وجہ سے فوری طور پر تعمیل حکم نہ کر سکا۔ چند دن بعد محترم صوفی حمید اللہ صاحب (دھیر کے کلاں) وہی مضمون لے کر آئے اور فرمایا، قادیانی اسے لا جواب قرار دے کر ایک سادہ لوح مسلمان کی نقد ایمان لوٹ چکے ہیں۔ اس کی اعتقادی حالت انتہائی قابل رحم ہے۔ یہ خبر میری دینی غیرت اور میرے منصبی فرائض کے لئے ایک تازیانہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ چنانچہ اپنے شرعی، اخلاقی، اور منصبی فرائض کی ادائیگی کیلئے میں نے فی الفور جواب تحریر کر نیکا فیصلہ کر لیا۔ چند دنوں میں جواب تحریر کر کے اس کی فوٹو سٹیٹ متعلقہ افراد تک پہنچادی۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ جواب اس اہمیت کا حامل بھی ہو سکتا ہے کہ احباب اس کی اشاعت کا مطالبہ کر دیں گے۔ لیکن خدائے بزرگ و برتر کے بے پناہ احسانات کا جس قدر بھی شکر ادا کروں، کم ہے کہ اس نے میری تمام علمی و فنی کوتاہیوں پر اپنی خصوصی رحمتوں کے پردے ڈال کر اس مضمون کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشا اور احباب نے اسکی اشاعت کا مطالبہ اس شدت سے اٹھایا کہ انکار کی گنجائش نہ رہی۔ علمی و عوامی حلقوں نے اسے جس شوق و محبت کی

نظر سے دیکھا، وہ خالق ارض و سماء کا خصوصی کرم ہے۔ اور پھر میرے لئے وہ انتہائی خوشی و مسرت کے لمحات تھے جب مجھے اطلاع ملی کہ میری شب و روز کی کاوشیں رائیگاں نہیں گئیں۔ جس شخص کے ایمان و یقان کو درپیش خطرات نے مجھے مضطرب کر دیا تھا، اور جس کے قلب و فکر میں قادیانی شبہات کے بیج بودیے گئے تھے، وہ اپنے اسلام کی طرف واپس لوٹ آیا ہے۔ قادیانی دلائل کی کمزور دیواریں منہدم ہو چکی ہیں اور وہ دامن ختم نبوت سے دوبارہ وابستہ ہو چکا ہے، تو میرے مضطرب قلب اور اشک بار نگاہوں نے محنتوں کا صلہ وصول کر لیا۔

ٹھوکر سے میرا پاؤں تو زخمی ہوا ضرور

رستہ میں جو کھڑا تھا وہ کہسا رہٹ گیا

اور پھر میرے لئے یہ بات مزید خوشی کا باعث تھی کہ میری ان کاوشوں سے راہ راست پہ آنے والا کوئی معمولی شخص نہ تھا بلکہ فوج کا حاضر سروس بریگیڈیئر تھا۔ جو اپنے ایک قادیانی ہم منصب کے وسوسوں میں مبتلا ہو کر راستہ سے بھٹک چکا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد محترم صوفی حمید اللہ صاحب نے ایک خط لا کر دیا جو مولانا خواجہ خالد محمود صاحب (خطیب جامع مسجد پکھری گجرات) کے نام ہے اور مجھ گنہگار کے لئے نجات اخروی کی سند ہے ملاحظہ فرمائیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹ مئی ۱۹۹۹ء

از چوہڑ چک

جناب خواجہ صاحب..... السلام علیکم

مجھے چوہدری قدرداد صاحب نے کہا کہ خواجہ صاحب نے اس کتاب پر بڑی محنت کی ہے، لہذا تمہیں ان کو اس کا معاوضہ دینا چاہئے مگر میں نے انہیں کہا کہ انہوں نے کتاب کے ص ۲ پر لکھا ہے کہ ”احباب کے شدید اصرار پر یہ چند حروف زیر تحریر لا رہا ہوں، شاید

کسی متلاشی حق کی ہدایت کا ذریعہ ہو کر میری نجات اخروی کا سبب بن جائے، لہذا میں انہیں اس محنت کا معاوضہ دے کر ان کی نجات اخروی کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

میرا دوست جس کیلئے آپ نے مواد دیا تھا، وہ دس دن کی چھٹی آیا ہوا ہے۔ اب وہ دوبارہ راہ راست پر آگیا ہے۔ آپ کو مبارک ہو۔ یہ آپ ہی کی محنت کا نتیجہ ہے بلکہ اب تو وہ مرزا کو کتا کہہ کر پکارتا ہے۔ فوج میں دو آفیسر بریگیڈیئر منور اور کیپٹن مبین بھی اسی عقیدہ کے مالک تھے، میرے دوست نے آپ کی کتاب فوٹو سٹیٹ کروا کر انہیں بھی دی ہے اور انہیں بھی راہ راست پر آنے کی ہدایت کی ہے..... میں اب کسی وقت اپنے دوست کو لے کر آپ کے پاس آؤں گا۔ میں اس سلسلہ میں آپ کا اور جناب حافظ عبدالحق صاحب کا بہت زیادہ ممنون ہوں جنہوں نے اس نیک مقصد میں میرا ہاتھ بٹایا ہے اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں اور اس کا صلہ اللہ آپ کو اور حافظ صاحب کو روز قیامت دے گا۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو اور حافظ صاحب کو آئندہ بھی ایسے نیک کام کرنے کی توفیق دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا اور حافظ صاحب کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ دراصل میرا دوست مذہب کے معاملہ میں کورا تھا۔ آپ کا مواد ملنے پر اس کا دل و دماغ روشن ہوا ہے۔ اب اگر اس سے مرزا قادیانی کا ذکر کریں تو کہتا ہے دفع کرو اسے کوئی اور بات کرو..... والسلام

.....(تابع دار محمد عارف چودھری)

خدا تعالیٰ محترم محمد عارف چودھری صاحب کی زبان مبارک کرے اور اس رسالہ کو مجھ گنہگار سمیت ان تمام واسطوں کیلئے نجات اخروی کا ذریعہ بنائے جو اس کی تالیف و اشاعت کا سبب بنے اور اسے تمام ”متلاشیان حق“ کی ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ بنائے..... آمین یا رب العالمین

گذشتہ ایڈیشن میں ذمہ دارانہ ”پروف ریڈنگ“ نہ ہونے کی وجہ سے بے شمار اغلاط ایسی رہ گئیں جن کی تصحیح نہ ہو سکی اور کچھ اہم باتیں عجلت کی وجہ سے رہ گئیں۔ زیر نظر ایڈیشن میں ان دونوں چیزوں کا خاص اور کافی حد تک خیال رکھا گیا ہے۔ پھر بھی اگر کچھ اغلاط باقی رہ گئی ہوں تو انہیں ہماری غفلت و کمزوری یا مجبوری پر محمول کرتے ہوئے درگزر سے کام لیا جائے۔ خدا تعالیٰ ہمیں زندگی کے آخری لمحات تک ”حق اور اہل حق“ کے ساتھ قلبی و عملی وابستگی نصیب فرمائے۔ اور روزِ محشر حضور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت و معیت کی سعادت بخشے۔ آمین یا رب العالمین

خاکپائے احناف  
عبدالحق خان بشیر نقشبندی  
چیرمین حق چار یا راکھڑی گجرات

### ﴿اظہار تشکر﴾

میں پروفیسر غلام حیدر صاحب (گورنمنٹ زمیندارہ کالج گجرات) جناب صوفی حمید اللہ صاحب (دھیر کے کلاں) مولانا خواجہ خالد محمود صاحب (خطیب جامع مسجد کچہری گجرات) چوہدری محمد عارف صاحب (چوہڑ چک) اور جناب چوہدری قدر داد صاحب سمیت ان تمام احباب و رفقاء کا انتہائی ممنون و شکر گزار ہوں جو اس کتاب کی ترتیب و اشاعت کا ذریعہ بنے۔ اور ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس عظیم کام کی توفیق بخشی۔ خدا تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ ان تمام اصحاب کو دنیوی و اخروی سعادتوں سے نوازے اور ہم سب کو دین اسلام کی کامل ہدایت و اطاعت اور اس پر مکمل استقامت نصیب فرمائے..... آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی

## ﴿حرف آغاز﴾

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد  
چند دن قبل ایک مہربان بزرگ نے فل سکیپ کے گیارہ صفحات پر مشتمل ایک فوٹو سٹیٹ  
مضمون دیا کہ فوراً اس کا جواب لکھو، کیونکہ قادیانی اسے تقسیم کر کے علاقہ میں گمراہی و  
کشیدگی پھیلا رہے ہیں۔ دراصل یہ قادیانی نبوت کا بنیادی اصول ہے کہ  
”جھوٹ اس کثرت اور ڈھٹائی سے بولو کہ سننے والے کو اس پر سچ کا گمان ہونے لگے۔“  
احباب کے شدید اصرار پر یہ چند صفحات زیر تحریر لا رہا ہوں، شاید کسی متلاشی حق کی ہدایت  
کا ذریعہ ہو کر میری نجات اخروی کا سبب بن جائیں لیکن جواب سے قبل چند باتیں تمہیداً  
عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔

## علماء پر غصہ کیوں؟

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قرآنی و نبوی تعلیمات کی حفاظت کے لئے علماء امت  
کا چودہ سو سالہ بے لوث کردار ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ تفسیر قرآن، تدوین حدیث  
اور فقہ و اجتہاد میں ان کی مخلصانہ خدمات سے آج تک عالم اسلام پوری طرح استفادہ کر  
رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اسلام دشمن قوتوں نے علماء کرام کو اپنے غیر اسلامی  
مفادات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھا ہے..... امام اعظم ابوحنیفہؒ کا جنازہ جیل  
سے نکلنا..... امام مالکؒ کے کندھوں کے جوڑ نکال دینا..... امام احمد بن حنبلؒ کا کوڑے  
کھانا..... اور امام بخاریؒ و امام ابن تیمیہؒ وغیرہ علماء کا شدید مصائب میں مبتلا ہونا.....  
اسی اسلام و علماء دشمنی کا نتیجہ تھا۔ ماضی قریب میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد سترہ  
ہزار علماء تختہ دار کی زینت بنادیئے گئے۔ جب اس سے بھی فرنگی سامراج کے مذموم

مقاصد پورے نہ ہوئے تو اس نے اپنی ایک تربیت یافتہ اور انعام یافتہ ٹیم علماء کرام کے مقابل کھڑی کر دی، پھر سرکاری سرپرستی میں علماء کرام کے خلاف جو ہراگلا گیا اور جو بے ہودہ زبان استعمال کی گئی، اس کی ایک مختصر سی جھلک فرنگی اقتدار کے تربیت یافتہ ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی کے قلم سے ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ مثلاً

بد ذات فرقہ مولویاں..... خبیث طبع..... یہودیت کا خمیر..... خنزیر سے پلید  
..... مردار خور..... اندھیرے کے کیڑے..... بد بخت مفتری..... دنیا کے کتے..... کفن  
فروش..... زانیہ کے بیٹے..... شیطان فطرت..... ہندو زادے..... جنگل کے وحشی  
..... ملعون..... پلید دجال..... احمقوں کے فضلے..... گولڑہ کی ملعون سرزمین  
..... وغیرہ..... وہ گالیاں ہیں جو

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور دیگر علماء کرام کے بارہ میں ”پیغمبر قادیان“ کی مختلف کتب سے بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ یہ ایک ہلکی سی جھلک ہے ورنہ ان کی کتب میں ایسے ملفوظات کی تعداد بلا مبالغہ ان کی تصانیف کے مجموعی اوراق سے ہر گز کم نہ ہوگی۔ قطع نظر اس سے کہ علماء کرام ان گالیوں کے مستحق ہیں یا نہیں، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ یہ نبوت کی زبان بہر حال نہیں ہے۔ بلکہ شرافت سے بھی کوسوں دور ہے۔ علماء کرام کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے مرزا صاحب کی خانہ ساز نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مرزا صاحب کی نبوت کے بارے میں ہم آگے اپنے مقام پر بحث کریں گے انشاء اللہ العزیز۔ یہاں صرف اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ ان کو نبی بنانے والوں کے پیش نظر صرف دو مقاصد تھے۔

(۱) اسلام کے فریضہ جہاد کا تصور ختم کرنا۔

(۲) علماء اسلام کے خلاف نفرت کی فضا پیدا کرنا۔

مرزا صاحب اپنے پہلے مقصد میں تو کسی صورت کامیاب نہ ہو سکے، البتہ دوسرے مقصد



میں انہیں اس حد تک کامیابی حاصل ہوگئی کہ وہ علماء کرام کے خلاف نفرت کی فضا پیدا کرنے والی ایک ذہن ساز ٹیم تیار کر گئے جو آج بھی سرگرم عمل ہے۔ اور مختلف شعبوں میں اپنا یہ فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

چنانچہ گناہ مضمون نگار نے بھی اپنے مضمون میں علماء کرام کے خلاف اسی موروٹی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش کی ہے کہ قادیانیت دشمنی صرف علماء کرام کے دل میں ہے؟ (کیوں ہے؟ اس دشمنی سے علماء کیا ذاتی مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اس پر مضمون نگار نے روشنی ڈالنا مناسب نہیں سمجھا) اسلامی معاشرہ کے باقی طبقات قادیانیوں سے کوئی اختلاف نہیں رکھتے۔ حالانکہ یہ تاثر سراسر خلاف حقیقت ہے کیونکہ تمام اسلامی طبقات قادیانیوں کی تکفیر پر مکمل متفق ہیں۔ اس بارہ میں ان کے درمیان کسی قسم کا کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔ ماضی قریب میں پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم (سابق صدر شعبہ معاشیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن) اور آغا عبدالکریم شورش کاشمیری مرحوم (مدیریت روزہ چٹان لاہور) جیسے اصحاب قلم بھی قادیانیت کا محاسبہ کر کے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی بھرپور نمائندگی کر چکے ہیں۔ لیکن جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں دو نام بڑی اہمیت کے حامل ہیں اور ان دونوں کی خدمات قادیانیت کے خلاف کسی سے مخفی و پوشیدہ نہیں ہیں۔

### (۱) علامہ ڈاکٹر محمد علامہ اقبال مرحوم اور قادیانیت

مفکر پاکستان، شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے نام سے جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں کون ناواقف و بے خبر ہے؟ علمی، فکری اور سیاسی شخصیت کے حوالہ سے ایشیائی خطہ میں وہ اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ قادیانیوں نے اپنے سیاسی عزائم کے لئے جب مرزا بشیر الدین محمود کی سربراہی میں کشمیر کمیٹی تشکیل دی تو علامہ مرحوم کی سیاسی شخصیت سے فائدہ اٹھانے کیلئے انہیں کمیٹی کا جنرل سیکرٹری بنادیا گیا۔ لیکن جب علامہ کو قادیانی افکار و عزائم سے واقفیت حاصل ہوئی تو فوراً کمیٹی سے علیحدگی اختیار کر لی اور قادیانیت کے

خلاف سرگرم عمل ہو گئے۔ قادیانیت کا مطالعہ کرنے کے بعد علامہ مرحوم نے جو نتیجہ اخذ کیا، اس کا حاصل یہ ہے کہ

قادیانیت اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے کہ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے..... (حرف اقبال... ص ۱۲۳)

یہ علامہ مرحوم کے اپنے الفاظ ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ علامہ مرحوم کے نزدیک قادیانی تحریک کی مذہبی حیثیت کیا تھی؟ اسی لیے ان کی سر توڑ کوشش تھی کہ اس تحریک کو قانونی طور پر مسلمانوں سے علیحدہ تحریک قرار دیا جائے۔ چنانچہ اپنے ایک مضمون میں (جو ۱۹۳۵ء میں طبع ہوا) فرماتے ہیں کہ

اس امر کو سمجھنے کیلئے کسی خاص ذہانت یا غور و فکر کی ضرورت نہیں کہ جب قادیانی مذہبی و معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟ علاوہ سرکاری ملازمتوں کے فوائد کے ان کی موجودہ آبادی جو چھپن ہزار ہے، انہیں کسی اسمبلی میں ایک نشست بھی نہیں دلا سکتی اس لئے انہیں سیاسی اقلیت کی حیثیت بھی نہیں مل سکتی..... ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق ہے کہ قادیانیوں کو الگ کر دیا جائے..... (حرف اقبال... ص ۱۳۷)

قادیانیت کے خلاف علامہ مرحوم کی اس قلمی جدوجہد کا شکوہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے بایں الفاظ کرتے ہیں کہ

ملک کے نو تعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت کے خلاف جو ہر پھیلا ہوا ہے، اس کی بڑی وجہ ڈاکٹر محمد اقبال کا مخالفانہ پروپیگنڈہ تھا... (سیرت المہدی ج ۳... ص ۲۵۰)

## (۲) مولانا ظفر علی خانؒ اور قادیانیت

ادبی و صحافتی حلقوں میں بابائے صحافت مولانا ظفر علی خانؒ کا نام کسی بھی تعارف کا محتاج نہیں۔ انہوں نے نظم و نثر میں قادیانیت کا تعاقب کیا۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

☆ کہہ دو مرزا سے کہ خاک کعبہ اڑ سکتی نہیں اپنے دل سے یہ تمنائے جنوں پرور نکال  
☆ بنی کے بعد نبوت کا ادا ہوا جسے ہر ایسے بطل خرافات سے خدا کی پناہ

☆ قادیانیت سے پوچھا کفر نے تو کون ہے؟

ہنس کے بولی آپ ہی کی دلربا زالی ہوں میں

قادیانی تحریک کے ساتھ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے اس واضح اختلاف کے باوجود صرف علماء کرام کو نشانہ ستم بنانا قادیانی دعوت و تبلیغ کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی تحریک کے موجودہ قائدین جدید تعلیم یافتہ طبقہ کا سامنا کرنے کی جرأت و ہمت نہیں رکھتے۔ انہیں معلوم ہے کہ علامہ اقبال مرحوم کے افکار و نظریات سے تصادم و محاذ آرائی کا انجام کیا ہوگا؟ یہ بزدلی یا ہے بہادری؟ ہم اس پر تبصرہ مناسب نہیں سمجھتے۔ لیکن اتنی بات ضرور عرض کریں گے کہ ایک طرف سچی نبوت کے پیروکاروں (یعنی علماء کرام) کا کردار ہے کہ وہ وقت کے ہر اسلام دشمن آمر سے ٹکرا گئے۔ زندانوں کو آباد کیا اور پھانسی چڑھ گئے اور دوسری طرف جھوٹی نبوت کے علمبرداروں کا کردار ہے کہ وہ اپنے ہی معاشرہ کے ایک طبقہ کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں رکھتے اور علماء کرام کو ایک کمزور اور شریف طبقہ سمجھتے ہوئے اپنی تمام توانائیاں انہیں کے خلاف صرف کر رہے ہیں۔

### قائد اعظمؒ کی نماز جنازہ اور سر ظفر اللہ خان

واقعات و قرائن کی روشنی میں قائد اعظم مرحوم ایک لبرل ذہن کے آدمی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے قیام پاکستان کے بعد اسکی وزارت خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی کو سونپ دی لیکن اس احسان فراموش نے اس کا صلہ یہ دیا کہ جب قائد اعظم مرحوم انتقال فرما گئے اور ان کی نماز جنازہ انکی وصیت کے مطابق شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے پڑھائی تو سر ظفر اللہ نے یہ کہہ کر نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا کہ

مجھے ایک مسلمان حکومت کا کافر یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیں۔

جناب میرے عقیدہ کے مطابق مسلمان نہ تھا۔ لہذا میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔

### عدالت میں علماء کا سامنا کرنے سے گریز

اور پھر قادیانیوں کی بزدلی کا عالم یہ ہے کہ علماء کرام کے خلاف نفرت و عداوت کا اظہار بھی وہ صرف لٹریچر کے ذریعے کرتے ہیں۔ کسی پبلک مقام یا عدالت کے کٹہرے میں وہ ان کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عدالت کے کٹہرے میں بھی اپنی مذہبی پوزیشن ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مثلاً

☆ ۱۹۰۴ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کا سامنا جہلم کی عدالت میں حضرت مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا تو عدالت نے مرزا صاحب کو چھ ماہ قید یا پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔

☆ ۱۹۳۵ء میں تنسیخ نکاح کے ایک مقدمہ میں حضرت مولانا علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل کے سامنے قادیانیوں کی بے بسی پر ریاست بہاولپور کی عدالت قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے۔

☆ ۱۹۵۵ء میں اسی قسم کے ایک مقدمہ میں مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ (جو آٹھ سال تک مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے مناظر و مبلغ رہنے کے بعد بحمد اللہ تعالیٰ دوبارہ دولت اسلام و ایمان سے سرفراز ہوئے اور پھر تازندگی قادیانیت کے خلاف قلمی و لسانی جہاد میں مصروف رہے۔ بے شمار مناظروں میں قادیانیوں کو عبرتناک شکست فاش دی۔ ۱۹۷۳ء میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ دین پور شریف کی سرزمین اہل اللہ میں مدفون ہیں) کے دلائل کے سامنے قادیانیوں کی عاجزی پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ دیا۔

☆ ۱۹۷۰ء میں اسی قسم کے ایک مقدمہ میں سول اینڈ فیملی کورٹ جج جیمس آباد سندھ

نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ

مندرجہ بالا امور کے پیش نظر میں یہ قرار دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ مدعا علیہ اور انکے ممدوح مرزا قادیانی نبوت کے جھوٹے مدعی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات وصول کرنے کے ان کے دعوے بھی باطل اور مسلمانوں کے اس متفقہ عقیدہ کے منافی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزول وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے مسلمانوں میں اس بارہ میں بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی اس کے برعکس یقین رکھتا ہے تو وہ صریحاً کافر و مرتد ہے۔

### مرزا ناصر احمد کی بے بسی اور پارلیمنٹ کا فیصلہ

”خلق خدا نے صرف عدالتوں میں ہی قادیانیت کی بے بسی کا تماشا نہیں دیکھا بلکہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں ارکان پارلیمنٹ کے سوالوں کے جواب میں قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا ناصر احمد کی عرق آلود پیشانی اور اڑی اڑی سی رنگت نے بھی بہت سی مخفی حقیقتیں بے نقاب کر دیں۔ انکی یہ بے بسی حقیقتاً بہت الذی کفر کا عبرت انگیز نظارہ پیش کر رہی تھی۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دس ہزار سے زائد شہدائے ناموس رسالت کا مقدس لہورنگ لایا اور مرزا ناصر احمد کی علمی و استدلالی بے بسی کی بنا پر پارلیمنٹ نے مرزائیوں کے دونوں گروہوں (قادیانی و لاہوری) کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

عدالت و پارلیمنٹ کے اندر ذلت آمیز شکست کے بعد قادیانیوں نے سادہ لوح عوام کو بہکانے کے لئے چھوٹے چھوٹے ہمفلٹوں کا سہارا لے لیا اور جب اس سے بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی تو ڈش انینا کے ذریعہ عوام کو درغلانے کی کوشش شروع کر دی۔ جب یہ کوشش بھی بار آور نہ ہوئی تو معاشی تنگی کے شکار نو جوانوں کو بیرون ممالک

بھیجنے کے لالچ میں قادیانی بنانا شروع کر دیا۔ یہ کسی کمزور و پست ہمت مذہب کی علامت ہے یا دلیر و طاقتور مذہب کی؟ یہ دلائل و براہین سے مزین جماعت کا طرز عمل ہے یا استدلالی قوت سے محروم جماعت کا شیوہ؟

### پہنچی وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اصحاب علم و فہم تو اس حقیقت سے بخوبی واقف و آگاہ ہیں کہ مرزا قادیانی کی نبوت برصغیر پاک و ہند میں فرنگی اقتدار کی مرہون منت ہے۔ اس کا مختصر تذکرہ ان شاء اللہ العزیز آئندہ سطور میں آجائے گا لیکن عوام حیران و پریشان ہیں کہ عالمی صہیونی مالیاتی اداروں اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو قادیانیت سے کیا دلچسپی ہے؟ اور ان کے ایسے کون سے مفادات قادیانیت سے وابستہ ہیں کہ وہ انکی خاطر پورے عالم اسلام اور پاکستانی قوم سے کھلم کھلا سیاسی تصادم لینے پر آمادہ و تیار ہیں؟

پاکستان اپنی معاشی خوش حالی کیلئے مالی امداد طلب کرے..... اپنی اقتصادی بہتری کیلئے قرضہ مانگے..... اپنے دفاعی استحکام کے لئے ایف سولہ خریدنا چاہے..... یا..... ایف سولہ کے حصول کیلئے دی ہوئی اپنی رقم واپس مانگے.....

تو جواب ایک ہی ملتا ہے کہ

قادیانیت کے خلاف کفر کا قانون اور توہین رسالت آرڈیننس واپس لو..... یعنی قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرو..... اور آنحضرت ﷺ کی توہین و تحقیر کے مرتکب کو سزائے موت نہ دو۔

سوال یہ ہے کہ ان قوانین کا مالی یا عسکری امداد کے ساتھ کیا تعلق؟ اور پھر یہ مطالبہ عالمی صہیونی اداروں یا امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے کیوں؟ کیا یہ عالم اسلام کے مذہبی اور پاکستان کے قومی معاملات میں کھلی مداخلت نہیں؟

### مرزائیوں کے دو گروہ

یہ ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر مختلف افکار و مسائل میں شدید باہمی اختلاف کے باوجود نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت پر متفق ہیں۔ عہد نبویؐ سے لے کر آج تک اس میں کوئی اختلاف رونما نہیں ہوا۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ان کے اپنے رفقاء کے ہاں متنازعہ ہو چکی اور انکی امت انکی نبوت کے بارے میں دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی۔

#### (۱) لاہوری گروہ

جو مرزا صاحب کو نبی نہیں، مجدد مانتا ہے۔ اس گروہ کے پیشوا مولوی محمد علی لاہوری اور خواجہ کمال الدین وغیرہ تھے جو مرزا صاحب کے دیرینہ رفیق و ساتھی ہی نہیں، مختلف مقدمات میں ان کے وکیل و شیر بھی تھے۔

#### (۲) قادیانی گروہ

جو مرزا صاحب کو نبی و رسول مانتا ہے، اس گروہ کے مقتدا مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود تھے جو قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نور الدین بھیروی کے زمانہ تک یہ دونوں گروہ باہم متحد و متفق تھے۔ دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے انتخاب خلافت سے مرزا صاحب کی نبوت بھی متنازعہ ہو گئی..... اس طویل تمہیدی نوٹ کے بعد آئیے، مضمون نگار کے اعتراضات کا جواب بھی ملاحظہ فرمائیے۔

## ﴿پہلا اعتراض﴾

آیت..... خاتم..... النبیین

معرض نے پہلا اعتراض آیت خاتم النبیین :- ما کان محمد اباحد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب، ۴۰) میں لفظ خاتم کے معنی و مفہوم پر کیا ہے اور اس کے لئے انہوں نے چار دلیلیں پیش کی ہیں۔

## ﴿دلیل اول﴾

خاتم (بفتح) ہو تو معنی سرداری و فضیلت آتا ہے اور خاتم (بالکسرہ) ہو تو معنی ختم کرنے والا آتا ہے لہذا آیت مذکورہ کا معنی یہ نہیں ہوگا کہ آپ ﷺ نبوت ختم کرنے والے ہیں بلکہ یہ ہوگا کہ آپؐ نبیوں کے سردار ہیں۔

(جواب اول)

لفظ خاتم کا مفہوم زبان رسالت سے

یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ الفاظ قرآنی کی تشریح و تفسیر کے لئے اولین ماخذ و معیار خود قرآن اور سنت رسولؐ ہیں۔ اگر کسی قرآنی جملہ و لفظ کا معنی و مفہوم آیات قرآنیہ اور زبان رسالت سے متعین ہو چکا ہو تو پھر اس کیلئے کسی لغت و غیرہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی کیونکہ آنحضرت ﷺ کلام و محاورات عرب کے عارف بھی ہیں اور وحی الہی کے حامل بھی لہذا آپؐ کا فیصلہ تسلیم نہ کرنا ایمانی تقاضوں کے سراسر منافی ہے جیسا کہ ارشادِ بانی ہے کہ

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکمواک فیما شجر بینہم ثم لا

یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیمًا

اے بنی! آپ کے رب کی قسم، یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی جھڑوں میں آپ کو اپنا فیصلہ تسلیم کر کے کسی قسم کی تنگی دل کے بغیر دل و جان سے



آپ کے فیصلہ کو قبول نہ کر لیں..... (النساء، ۶۵)

اب غور فرمائیے کہ لفظ خاتم کے معنی و مفہوم پر پیدا ہونے والے اختلاف و تنازعہ میں قادیانی اس کا حل کتب لغات سے چاہتے ہیں کیونکہ وہ ان کی ضرورت اور مفاد کا تقاضا ہے جبکہ ہم اس کا حل حدیث رسولؐ سے چاہتے ہیں اس لیے کہ یہ ہمارے ایمان و ایقان کا تقاضا ہے اگرچہ لغوی اعتبار سے بھی قادیانیوں کا مفاد پورا نہیں ہوتا جیسا کہ ہم ان شاء اللہ العزیز آئندہ سطور میں عرض کریں گے لیکن آئیے، پہلے پیغمبر برحق ﷺ کا فیصلہ ملاحظہ فرمالیجئے۔

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

میری اور انبیاء سابقین علیہم السلام کی مثال عالی شان محل کی ہے جو تعمیر ہو چکا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ باقی ہے۔ وہ اینٹ رکھ دی گئی تو محل مکمل ہو گیا۔ میں ہی وہ اینٹ ہوں وانا خاتم النبیین، اور میں سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا ہوں۔  
..... (بخاری ج ۱ ص ۵۰۱..... مسلم ج ۲ ص ۲۳۸)

دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں :

ختم بی النبیان و ختم بی الرسل (کنز العمال ج ۶ ص ۱۱۳) یعنی عمارت مجھ پر مکمل اور رسالت مجھ پر ختم ہو چکی۔

اس حدیث صریح میں خاتم النبیین کی تفسیر آخری اینٹ کے حوالہ سے اور تکمیل عمارت کے الفاظ سے کی گئی ہے۔ اس کے بعد بھی اسے تسلیم نہ کرنا ایمان و اسلام سے بیزار نہیں تو کیا ہے؟ لیکن یہ معاملہ اگر صرف انکار کی حد تک ہی رہتا تو قصور فہم قرار دے کر شاید نظر انداز کر دیا جاتا لیکن مرزا قادیانی تو تمام حدیں پھلانگ گئے اور خود یہ دعویٰ کر دیا کہ اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہ، پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کر دے اور آخری اینٹ کے ساتھ کمال تک پہنچا دے پس میں وہی اینٹ ہوں..... (خطبہ الہامیہ ص ۱۱۲)

دوسرے مقام پر (درثمنین... ص ۱۱۶ میں) اپنے دعویٰ کا اعادہ بایں الفاظ کرتے ہیں کہ

روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار کیا معترض یہ وضاحت کرنا پسند کریں گے کہ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہونے کے مذکورہ دونوں دعوے داروں میں سے کس کا دعویٰ صحیح اور کس کا غلط اور بے بنیاد ہے؟ نبوت کا محل ان میں سے کس پر مکمل ہوا؟ اور کون ان میں سے خاتم النبیین ہے؟ لیکن فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے ایمان و ضمیر کا جائزہ ضرور لے لینا کیونکہ انکے بغیر درست فیصلہ تک رسائی ممکن نہیں۔

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

مجھے انبیاء کرام علیہم السلام پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی (ان میں یہ بھی ہے) (و ارسلت الی الخلق كافة . مجھے تمام خلق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ و ختم بسی النبیین اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔.....)

..... (مسلم ج ۱..... ص ۱۹۹)

اس حدیث صریح سے صاف ظاہر ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام علاقائی، خاندانی اور وقتی نبوت کے حامل تھے جبکہ آنحضرت ﷺ عالمگیر نبوت کا شرف لے کر تشریف لائے۔ یہ تمام انبیاء کرام پر آپ کی فضیلت کا باعث ہوا اور آپ کی اسی فضیلت پر قصر نبوت پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اسی کی بنیاد پر آپ کو دوسرا شرف خاتم النبیین کی صورت میں حاصل ہوا کیونکہ عالمگیر نبوت کے بعد مستقبل میں ضرورت نبوت کا ادنیٰ تصور بھی ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ گویا عالمگیر نبوت اور ختم نبوت دونوں لازم و ملزوم فضیلتیں آنحضرت ﷺ کو حاصل ہو چکیں۔ کیا قادیانی اپنے افکار و عقائد کی بنیاد پر آپ ﷺ کی ان واضح فضیلتوں سے انکار کر کے توہین نبوت و رسالت کا ارتکاب نہیں کر رہے؟

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

انا خاتم النبیین لانی بعدی.... (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۴۔ ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

اس حدیث صریح میں آپ ﷺ نے صاف الفاظ میں خاتم النبیین کی توضیح و تشریح لانی

بعدی کے الفاظ سے کر دی ہے۔ اس نبوی صراحت کے باوجود ان دونوں جملوں کو الگ الگ کر کے ان کے علیحدہ علیحدہ مفہوم تلاش کرنے کی کوشش کرنا اور اس کوشش کیلئے الفاظ کے مبہم لغوی معانی اور شاذ و بلاسند اقوال کا سہارا لینا بد بختی و بد قسمتی نہیں تو کیا ہے؟ حالانکہ خود مرزا صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ لانبی بعدی کے الفاظ خاتم النبیین کا تفسیری جملہ ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ

کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم و صاحب فضل ہے ہمارے نبی ﷺ کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول لانبی بعدی میں واضح طور پر فرمادی... (حماۃ البشر ص ۳۴)

مرزا صاحب کی اس عبارت میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں۔ ایک یہ کہ لانبی بعدی کے الفاظ سے آنحضرت ﷺ نے خاتم النبیین کی تفسیر کی ہے اور دوسرا یہ کہ آپ بلا استثناء (تشریحی و غیر تشریحی) خاتم النبیین ہیں یعنی آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس کے بعد بھی اگر معترض تسلیم نہ کرے تو اسے ہٹ دھرمی کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے؟

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

انما آخر الانبیاء وانتم آخر الامم میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو..... (ابن ماجہ.... ص ۳۰۷)

اس فرمان نبویؐ کی روشنی میں ہم تو بحمد اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی مان کر آپ کی آخری امت میں شامل ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک کسی قسم کی (تشریحی و غیر تشریحی) نبوت کا تصور ہی کفر ہے جیسا کہ قرآنی و نبوی تعلیمات کی روشنی میں ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت سے دلیل نبوت طلب کرنا بھی کفر ہے۔

البتہ مضمون نگار رسمیت سارے قادیانی سوچ لیس کہ ان کا شمار کن میں اور انجام کیا ہوگا؟

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

انا العاقب (بخاری ج ۱ ص ۵۰۱)..... والعاقب الذی لیس بعدی نبی یعنی میں

عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں..... (مسلم ج ۲ ص ۲۶۱)

گویا لفظ خاتم کے ساتھ ساتھ آپ نے لفظ عاقب کے ذریعہ بھی اپنے آخری نبی ہونے کی وضاحت فرمادی۔ اب معترض کو کتب لغات میں لفظ عاقب کا معنی و مفہوم بھی تلاش کرنا چاہیے لیکن یہ سوچ کر کہ موت ان کے تعاقب میں ہے، ملک الموت ان کے عقب میں ہے اور عاقبت ان کی کیا ہوگی؟ شاید یہ سوچ کر کوئی درست فیصلہ کر سکیں۔

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

یا علی انت منی بمنزلہ ہارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ اے علی!

میرے ساتھ تمہاری نسبت اس طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام کی نسبت موسیٰ

علیہ السلام کے ساتھ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں.....

..... (مسلم ج ۲..... ص ۲۷۸ بخاری ج ۲..... ص ۶۳۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسبت یہ تھی کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے نائب و خلیفہ تھے لیکن تھے دونوں نبی۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس تشریحی نبوت تھی یعنی وہ رسول تھے جبکہ ہارون علیہ السلام کے پاس غیر تشریحی نبوت تھی۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کے ساتھ اپنی نسبت کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی نبوت کا شبہ بھی دور کر دیا۔ یعنی نیابت والی نسبت تو حاصل ہے، نبوت والا منصب تجھے حاصل نہیں کیونکہ وہ میرے بعد ختم ہو چکا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اگر اتنی بڑی نسبت رکھنے کے باوجود نبی نہیں ہو سکتے تو بعد کے افراد میں یہ اہلیت کیسے تسلیم کی جاسکتی ہے؟

احادیث تو اور بھی بکثرت موجود ہیں لیکن طوالت کے خوف سے ہم صرف انہیں پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ صاحب ایمان و ایقان کیلئے یہ بھی کفایت کریں گی اور ضدی و ہٹ دھرم کے لئے دفتر بھی بے کار ہیں۔

(جواب دوم)

لفظ خاتم کی تفسیر ائمہ مفسرین سے

انہی احادیث صحیحہ کی روشنی میں ائمہ مفسرین نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر اس طرح کی ہے۔

☆ امام محمد بن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ نے سلسلہ نبوت ختم کر کے اس پر مہر لگادی۔ ولا تفتح لا حد  
بعده الی قیام الساعة یہ مہر اب قیامت تک کسی کے لئے نہ کھولی جائے گی  
..... (تفسیر ابن جریر ج ۲۲..... ص ۱۱)

☆ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی (المتوفی ۶۷۱ھ) فرماتے ہیں کہ  
قدیم وجدید تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ خاتم النبیین کے الفاظ نص قطعی کے  
ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں.....  
..... (تفسیر قرطبی ج ۱۳..... ص ۱۹۶)

☆ امام حافظ عماد الدین ابن کثیر (المتوفی ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ  
یہ آیت اس بارہ میں نص صریح ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، نبی  
نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں کیونکہ نبوت کا مقام رسالت سے عام ہے اسی لئے  
ہر رسول نبی ہوتا ہے، ہر نبی رسول نہیں ہوتا..... (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۷۸۴)

☆ امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن (المتوفی ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں کہ  
ختم اللہ بہ النبوة بعده ای ولا معہ اللہ نے نبوت آپ پر ختم کر دی نہ آپ  
کے بعد کسی کو ملے گی نہ آپ کے ساتھ..... (تفسیر خازن ج ۳..... ص ۵۰۳)

☆ علامہ سید محمود آلوسی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں کہ

الخاتم اسم آلہ مآلہ آخر النبیین خاتم اسم آلہ ہے، نتیجتاً اس کا معنی آخری نبی  
ہونا ہے..... (روح المعانی ج ۲۲..... ص ۳۴)

## مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار حدیث

احادیث صحیحہ اور انکی روشنی میں ائمہ اہل سنت والجماعت کے عقائد و افکار آپ ملاحظہ فرما چکے۔ چونکہ یہ تمام احادیث مرزا صاحب کے پیغمبرانہ مفاد کے منافی تھیں، اس لئے انہوں نے اپنی تحقیق کا رخ بدلنے اور اپنے دعویٰ نبوت سے دستبرداری اختیار کرنے کی بجائے احادیث رسولؐ سے ہی انکار و انحراف کا راستہ اختیار کر لیا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پرنازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن کے مطابق ہیں، اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں..... (اعجاز احمدی، ص ۳۰)

اگر صرف انہی الفاظ پر اکتفا ہوتا تو سمجھا جاسکتا تھا کہ شاید مرزا صاحب کی مراد موضوع و من گھڑت حدیثیں ہیں (اگرچہ ان کے لئے بھی مذکورہ الفاظ انتہائی غیر مناسب تھے) لیکن مرزا صاحب نے دوسرے مقام پر بخاری و مسلم کا نام لے کر انہیں مخالف قرآن قرار دے دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

چھوڑ کر فرقان کو آثار مخالف پر جے سر پہ مسلم اور بخاری کے دیا ناحق کا بار  
..... (درئین ص ۱۱۹)

مذکورہ الفاظ کو بار بار ملاحظہ فرمائیے اور غور کیجئے کہ مرزا صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا ان کی عبارت سے معاذ اللہ تعالیٰ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ

حدیث رسول ﷺ کو اپنے دعویٰ کی بنیاد بنانے کے لئے تیار ہی نہیں..... اپنی وحی کو آنحضرت ﷺ کی وحی (حدیث) پر بر ملا ترجیح دیتے ہیں..... اپنی وحی کے خلاف وارد ہونے والی احادیث کو ردی کی طرح پھینکنے سے بھی گریز نہیں کرتے..... بخاری و مسلم کی روایات کو بھی قرآن کے مخالف قرار دے کر انہیں ناقابل اعتماد سمجھتے ہیں حالانکہ ان دونوں کتابوں کی

روایات کی صحت پر پوری امت متفق ہے۔

معارض دل پہ ہاتھ رکھ کر وضاحت کریں کہ کیا غیر تشریحی اور امتی نبی کا یہی کام ہے کہ وہ اپنی وحی کی آڑ میں صاحب شریعت نبی کی حدیث کو نہ صرف منسوخ و ناقابل عمل قرار دے دے بلکہ اسے ردی کی طرح پھینکنے سے بھی اجتناب نہ کرے؟ اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اپنی وحی کو قرآن کی طرح قطعی اور یقینی قرار دے چنانچہ مرزا صاحب اپنی وحی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جس طرح قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر، اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں.... (حقیقت الوحی ص ۲۱۱)

غور کیجئے کہ مرزا صاحب کا الہام قرآن کی طرح قطعی اور یقینی جبکہ حدیث رسول ﷺ ردی کی ٹوکری میں پھینکی جا رہی ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس سے بڑھ کر تو ہین رسالت اور کیا ہوگی؟

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے  
اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا؟

(جواب سوم)

خاتم النبیین کا معنی مرزا قادیانی سے

ہمارے اعتماد و اعتقاد کے لئے تو مذکورہ فرامین پیغمبرؐ کافی ہیں البتہ معارض پر اتمام حجت کے لئے مرزا قادیانی کے حوالہ سے بھی خاتم النبیین کا مطلب و مفہوم بیان کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے نبی کی تحریرات کی روشنی میں ہی ہماری سچائی پر یقین کر لیں۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات۔

مرزا صاحب کی تحریرات ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں کہ

① میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا۔ اور میں انکے

لئے خاتم الاولاد تھا..... (ترياق القلوب..... ص ۳۰۰)

کیا یہاں خاتم الاولاد کا معنی صاف طور پر سلسلہ اولاد کو ختم کرنے والا نہیں؟

② خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا اور انکو بنی

اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا..... (خطبہ الہامیہ..... ص ۴۳)

کیا یہاں یہ مطلب صاف ظاہر نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں؟

③ میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں، جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت

ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔ وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم

الاولیاء۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں..... (خطبہ الہامیہ..... ص ۳۵)

④ آیت خاتم النبیین کا ترجمہ یوں کرتے ہیں ”یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا

باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا.....

..... (ازالہ اوہام..... ص ۴۳۱)

کیا اب بھی معترض ہمیں جھٹلانے کی جسارت کرے گا؟..... کیا اب بھی وہ مرزا قادیانی

کو نبی مانے گا؟..... کیا اب بھی وہ اجرائے نبوت کے غیر اسلامی موقف پر قائم رہے گا؟

تو اگر میرا نہیں بننا نہ بننا تو بن

## ﴿مرزا قادیانی کی دوغلی پالیسی﴾

معترض اپنے نبی کی تضاد بیانی پر پریشان نہ ہوں کہ وہ آیت خاتم النبیین کے دو، دو معنی کیوں کر

رہے ہیں؟ دراصل مرزا صاحب کے دعوتی مشن کے دو پہلو ہیں اور دونوں آیت خاتم النبیین کے

جدا، جدا مفہوم کا تقاضا کرتے ہیں اس لئے مرزا صاحب اس بارہ میں دوغلی پالیسی رکھتے ہیں۔

پہلا پہلو: نزول مسیح سے انکار

مرزا صاحب کے دعوتی مشن کا پہلا حصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی سے انکار ہے

حالانکہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ وہ قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہو کر شریعت



محمدؐ کے مطابق خلافت کریں گے۔ اپنے مشن کے اس مقصد کے لئے مرزا صاحب نزول مسیح کے عقیدہ کو ختم نبوت کے منافی قرار دیتے ہوئے خاتم النبیین کا وہ ترجمہ کرتے ہیں جو اخبار متواترہ سے ثابت ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال صراحت ذکر ہے اور پرانے اور نئے کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔ نہ حدیث نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے۔ اور حدیث لانبی بعدی میں بھی نفی عام ہے اور آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔ اور قرآن شریف میں جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے..... (کتاب البریہ..... ص ۱۸۴) آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا.... (نشان آسمانی..... ص ۳۰).....

غور فرمائیے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کے لئے اسے عقیدہ ختم نبوت کے منافی قرار دیتے ہوئے مرزا صاحب آیت خاتم النبیین سے بھی استدلال کر رہے ہیں اور حدیث لانبی بعدی سے بھی۔

### دوسرا پہلو: دعویٰ نبوت

مرزا صاحب کے دعویٰ مشن کا دوسرا پہلو ان کا اپنا دعویٰ نبوت ہے۔ اس مقصد کے لئے خاتم النبیین کا وہ معنی جو گزر چکا ہے، مرزا صاحب کے مفادات کے منافی تھا چنانچہ اپنی نبوت کی گنجائش پیدا کرتے ہوئے وہ خاتم النبیین کا وہ معنی ایجاد کرتے ہیں جو کسی نہ کسی طرح ان کے مفاد پر پورا اتر سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

اگر ایک امتی کو جو محض پیروی آنحضرت ﷺ سے درجہ وحی، الہام اور نبوت کا

پاتا ہے، نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں اور اس کا اپنا کمال نبی متبوع کا کمال ہے۔ وہ صرف نبی نہیں کہلاتا بلکہ نبی بھی اور امتی بھی۔ مگر کسی ایسے نبی کا دوبارہ آنا جو امتی نہیں ہے، ختم نبوت کے منافی ہے..... (چشمہ مسیحی..... ص ۴۱ حاشیہ) جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی امت سے ہے، وہ لعنتی ہے۔ خدا کی لعنت ہے اس پر، اس کے انصار پر اور اس کے پیروؤں پر اور اس کے مددگاروں پر..... (مواہب الرحمن..... ص ۶۹) نیز خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی ﷺ کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے ہاں ایسا نبی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہؐ سے نور حاصل کرتا ہے اور نبوت تامہ نہیں رکھتا، جس کو دوسرے لفظوں میں محدث بھی کہتے ہیں، وہ اس تحدید سے باہر ہے.....

..... (ازالہ اوہام..... ص ۴۰۱)

حد ہو گئی مفاد پرستی اور تضاد بیانی کی۔ پہلے دعویٰ یہ تھا کہ نیا اور پرانا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اب دعویٰ یہ ہے کہ نیا نبی آ سکتا ہے، پرانا نہیں آ سکتا ہے۔ اب مرزا صاحب کا وہ قول دوبارہ ملاحظہ کر لیجئے جس میں کہتے ہیں کہ نئے اور پرانے کی تفریق شرارت ہے اور خود مرزا صاحب شرارت کرنے سے باز نہیں آئے۔

باقی مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ وہ نبی آ سکتا ہے جسے دوسرے لفظوں میں محدث کہا جاتا ہے، تو یہ بھی نرا فریب و افترا ہے کیونکہ امت محمدیہؐ میں جس شخص کا محدث ہونا بزبان رسالت قطعیت سے ثابت ہے وہ صرف امام فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ انکے بارے میں فرمان نبوی ہے کہ

پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ فان یکن فی امتی احد فانہ عمر اگر میری

امت میں کوئی محدث ہے تو عمرؓ ہے.... (بخاری ج ۱ ص ۵۲۱۔ مسلم ج ۲ ص ۲۷۶)

اس فرمان نبویؐ کی روشنی میں اس امت میں امام فاروق اعظمؓ سے بڑا بھی کوئی محدث

ہوگا؟ اور پھر ایسا محدث کہ اس کی منشا و موافقت میں پچیس سے زائد آیات قرآنی نازل ہوئیں لیکن اس قطعی اور یقینی محدث کے بارے میں بھی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ

لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب ليعنى اكر ميرے بعد كوئى نبى ہوتا تو عمرؓ ہوتا..... (ترمذی..... ص ۲۰۹)

وہ محدث کہ جس کی محدثیت کی شہادت زبان رسالت نے دی، وہ اگر نبی نہیں بن سکتا تو خود اپنی محدثیت کا دعویدار کیسے نبی بن سکتا ہے؟ اب آئیے مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین کی تحقیق بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

پہلے نبیوں میں اس قدر طاقت نہ تھی کہ انکے فیضان سے امتی نبی ہو سکے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں صرف محدثیت ہی جاری نہیں بلکہ اس سے اوپر نبوت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے، براہ راست نہیں مل سکتی..... (حقیقت النبوة..... ص ۳۲۸)

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا اور کذاب ہے، آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں..... (انوار خلافت..... ص ۶۵)

مرزا صاحب کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ نظریہ ضرورت کے قائل تھے یعنی جس مقام پر جس آیت و حدیث کا جو معنی ضروری سمجھا کر لیا، نہ اس کے لئے اجماع و تواثر کی ضرورت اور نہ انکار حدیث کی پرواہ۔ لغت سے مل گیا تو بہتر و نہ وحی و الہام کا سہارا لے لیا۔ یہی وجہ ہے کہ انکی عبارات شدید قسم کے تضادات کا شکار ہیں۔ پھر بیٹے کا حوصلہ دیکھئے کہ وہ اپنی باپ کی نبوت منوانے اور اپنی خلافت پکی کرنے کیلئے اپنی گردن کٹوانے

کیلئے بھی تیار ہے۔ اور پوری امت مسلمہ کو جھٹلانے کیلئے بھی۔

(جواب چہارم)

### خاتم النبیین کا معنی کتب لغات سے

اب ہم مضمون نگار کی مزید تشفی کیلئے مستند کتب لغات سے بھی چند حوالے پیش کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں تاکہ انکے دل میں کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔

☆ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں لانہ ختم النبوة ای تممها اس لیے کہ آپ

نے نبوت کو ختم یعنی پورا کر دیا..... (مفردات القرآن امام راغب... ص ۱۳۲)

☆ خاتم (بالکسرہ) اور خاتم (بالتفتح) دونوں خاتمة الشئ کے معنی میں ہیں اور

محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں..... (صحاح جوہری)

☆ آنحضرت ﷺ اس لئے خاتم الانبیاء ہیں لان الآخر خاتم القوم کہ آپ قوم

(یعنی انبیاء کرام) کے آخر میں آئے..... (کلیات ابی البقاء)

☆ خاتم اور خاتم دونوں آنحضرت ﷺ کے اسماء ہیں۔ وهو الذی ختم النبوة

بمعینہ یعنی وہ شخص کہ جس نے تشریف لا کر نبوت کو ختم کر دیا... (تاج العروس)

مضمون نگار توجہ فرمائیں کہ ائمہ لغت بھی خاتم کا لغوی معنی وہی کر رہے ہیں جو اہل اسلام

کے ہاں متواتر و متواتر ہے۔ اور اسی معنی کے اعتبار سے وہ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی

تسلیم کر رہے ہیں۔

### ﴿دلیل دوم﴾

معرض نے دوسری دلیل یہ دی ہے کہ تفسیر صافی میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا انا

خاتم الانبیاء وانت یاعلیٰ خاتم الاولیاء میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علیؑ تم خاتم

الاولیاء ہو۔ اگر خاتم کے معنی بند کرنے کے کیے جائیں تو ماننا پڑے گا کہ حضرت علیؑ کے

بعد اولیاء نہیں آئے، اگر آئے ہیں تو یہی معنی خاتم الانبیاء کے ہوں گے۔

(جواب اول)

معرض نے الفاظ نقل کرنے میں صریح بددیانتی کی ہے۔ کیونکہ تفسیر صافی کے اصل الفاظ یہ ہیں انت باعلیٰ خاتم الاوصیاء۔ اے علیؑ تم خاتم الاوصیاء ہو یعنی آخری وصی ہو۔ (تفسیر صافی ص ۴۳۴)..... یہ شیعہ مجتہد ملا محسن کا شافی کی تفسیر ہے۔ اور شیعہ مذہب کے مطابق واقعی حضرت علیؑ آخری وصی ہیں۔ اس اعتبار سے معرض کا اعتراض باطل ہو جاتا ہے۔

(جواب دوم)

معرض نے عبارت نقل کرنے میں دوسری بددیانتی یہ کی ہے۔ کہ اس میں سے یہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں وخاتم النبیین و آخرهم الذی ختمهم او ختموا به..... یعنی خاتم النبیین کا معنی ہے نبیوں کا آخر، وہ کہ جس نے نبوت کو ختم کر دیا یا جس پر نبوت ختم کر دی گئی..... (تفسیر صافی ص ۴۳۴) جب تفسیر صافی کے اندر خاتم النبیین کا مفہوم آخری نبی کے معنی کے طور پر صاف موجود ہے اور خاتم الاولیاء کے الفاظ اس میں مذکور ہی نہیں تو کیا معرض کا اعتراض صرف ایک دھوکا نہیں؟ اور کیا کسی دھوکے کے ذریعہ کسی حقیقت کو جھٹلانا ممکن ہے؟

### ﴿دلیل سوم﴾

معرض نے تیسری دلیل یہ پیش کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا یا عم فانک خاتم المهاجرین اے چچا تو خاتم المهاجرین ہے (کنز العمال ص ۱۷۸) کیا حضرت عباسؓ پر ہجرت بند ہو گئی؟ حالانکہ قرآن کریم میں ہے، اللہ کی زمین وسیع ہے، تم اس میں ہجرت کرو..... (النساء، ۹۷)

(جواب)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ واقعی آخری مهاجر ہیں۔ ان کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت کا سلسلہ

ختم ہو گیا اسی لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا قد ختم بک الهجرة كما ختم بی النبیوں (ابن عساکر) اے چچا! آپ پر ہجرت اور مجھ پر نبوت ختم ہو چکی چنانچہ فتح مکہ کے بعد جب حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کیلئے بیعت ہجرت کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا لا هجرة بعد الفتح (بخاری ج ۱ ص ۴۳۳) یعنی فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ ظاہر ہے اس ہجرت سے مراد وہ ہجرت ہے جو مکہ مکرمہ کے مظلوم مسلمانوں نے کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر کی تھی اور چونکہ فتح مکہ کے بعد وہاں کافروں کا تسلط باقی نہیں رہا تھا، اس لئے اس ہجرت کا بھی کوئی موقع نہ رہا۔ جہاں تک آیت قرآنی کا تعلق ہے تو اس میں عمومی ہجرت کا تذکرہ ہے جو قیامت تک باقی ہے۔

### ﴿دلیل چہارم﴾

معارض نے چوتھی دلیل یہ پیش کی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا فانی آخر الانبیاء فان مسجدي آخر المساجد (مسلم ج ۱ ص ۵۳۱) میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔ اس حدیث کی موجودگی میں مسجد نبویؐ کے بعد مسجدیں بن سکتی ہیں تو آپؐ کے بعد آپؐ کی پیروی میں نبی بھی آسکتے ہیں۔

(جواب)

جناب معترض! اگر آپ زبردستی نبی بنانا چاہیں تو آپ کو کون روک سکتا ہے؟ لیکن اس حدیث میں آپؐ کی نبوت کے لیے قطعاً کوئی گنجائش موجود نہیں۔ کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کی مسجد نبویؐ آخری مسجد نبویؐ ہے، اس کے بعد کوئی مسجد، مسجد نبویؐ نہیں ہو سکتی جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس کی صراحت مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انا خاتم الانبیاء و مسجدي خاتم مساجد الانبیاء (کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۶) یعنی میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد نبویؐ ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب نبوت ختم ہو چکی تو کوئی اور مسجد نبویؐ کیسے بنے

گی؟ معترض وضاحت کریں کہ یہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے یا انقطاع نبوت کی؟  
الجھا ہے پاؤں یا رکاز لاف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

## ﴿دوسرا اعتراض﴾

حدیث..... لانی..... بعدی

معترض نے دوسرا اعتراض حدیث لانی بعدی کے مفہوم پر کیا ہے کہ اس سے مطلق نبوت کا نہیں، صرف تشریحی نبوت کا خاتمہ مراد ہے۔ غیر تشریحی نبوت قیامت تک جاری ہے۔ اس کے لئے انہوں نے تیرہ دلائل دیے ہیں۔ ہم گذشتہ اوراق میں حماۃ البشری ص ۳۴ اور کتاب البریہ ص ۱۸۴ کے حوالہ سے مرزا صاحب کا یہ موقف نقل کر چکے ہیں کہ ”حدیث لانی بعدی آیت خاتم النبیین کی تشریح و تفسیر ہے اس میں بھی نفی عام ہے اور آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا تھا کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئیگا۔“ اس کے باوجود بھی اگر معترض مزید تسلی چاہتا ہے تو اس کے دلائل کے جوابات حاضر ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

## ﴿دلیل اول﴾

معترض نے پہلی دلیل یہ دی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ کہو کہ آپ خاتم النبیین ہیں ولا تقولوا لانی بعدہ مگر یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا.....  
..... (تفسیر درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴..... تکرملہ مجمع البحار ج ۴ ص ۸۵)

(جواب اول)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بلا سند ہے۔ دنیا کی کسی مستند کتاب میں اس کی سند موجود نہیں۔ معترض پر لازم ہے کہ پہلے اس کی صحیح سند پیش کرے۔ اور اگر وہ اس کی صحیح سند پیش نہ کر سکے اور انشاء اللہ العزیز وہ تاقیامت اس کی صحیح سند پیش نہیں کر سکے گا۔ تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے موقف سے رجوع کرے۔ کیونکہ بے سند اقوال سے

صحیح موقف ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

(جواب دوم)

اگر حضرت عائشہؓ کا یہ قول بالفرض صحیح ثابت ہو بھی جائے تو بھی بہر حال یہ ایک قول ہے جو قرآنی و نبوی تصریحات کے معارض ہے۔ اس لئے اسے کیسے قبول کیا جاسکتا ہے؟

(جواب سوم)

معارض نے عبارت نقل کرنے میں بڑی بددیانتی سے کام لیا ہے اور صاحب مجمع البحار کے یہ وضاحتی جملے نقل نہیں کیے کہ: هذا ناظر الى نزول عيسى بن مريم يعنى قول عائشةؓ کا اشارہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے انکی اپنی شریعت متاثر ہوگی (یعنی انجیل قابل عمل نہ رہے گی) البتہ ان کی نبوی حیثیت پر کچھ اثر نہ پڑے گا، وہ بدستور نبی ہوں گے۔ گویا حضرت عائشہؓ حضور علیہ السلام کو خاتم الانبیاء مانتی ہیں اور آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتیں۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ایک اجماعی مسئلہ ہے اور ان کی آمد کی وجہ سے ان کی نبوی حیثیت کے بارے میں شکوک پیدا ہو سکتے تھے کہ شاید آمد ثانی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبوت کے منصب سے معزول ہو چکے ہوں۔ حضرت عائشہؓ یہی شبہ دور کر رہی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی پر بھی نبی ہی ہوں گے۔ البتہ ان کے پاس شریعت اپنی نہ ہوگی۔ بلکہ وہ قرآن و سنت کے مطابق حکومت کریں گے۔ اور ویسے بھی اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے منصب نبوت سے معزول نہیں ہوتا۔

(جواب چہارم)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لا یبقی من النبوة شئی الا المبررات یعنی میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہیں سوائے مبررات (اچھے خواہوں) کے۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹) سوال یہ ہے کہ وہ اپنی ہی روایت کردہ اس صحیح حدیث سے اعراض کیسے کر سکتی ہیں؟



## ﴿دلیل دوم﴾

معارض نے دوسری دلیل یہ پیش کی ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع میں میری امت کے اندر ایک مجدد کھڑا کرے گا۔ اس حدیث کے مطابق بزرگان امت نے اپنی کتب میں تیرہ صدیوں کے مجدد لکھے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ چودھویں صدی کا مجدد امام مہدی ہوگا۔ پندرہویں صدی شروع ہو چکی ہے۔ چودھویں صدی کا مجدد کیوں نہیں آیا؟

(جواب اول)

حیرت ہے معارض کی عقل پر کہ وہ دعویٰ نبوت جاری ہونیکا کر رہا ہے اور دلیل مجددیت کی پیش کرتا ہے۔ کیا مجدد نبی ہوتا ہے؟ اگر نبی ہوتا ہے تو چودھ صدیوں کے مجددین کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا وہ بھی نبی تھے؟

(جواب دوم)

معارض یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد امام مہدی ہوں گے۔ اگر معارض میں اخلاقی جرات ہے تو وہ امام مہدی کے چودھویں صدی کا مجدد ہونے کی صریح حدیث پیش کرے۔ ورنہ اس دلیل کے گھڑنے والوں کو کذاب تسلیم کرے۔

(جواب سوم)

باقی رہی یہ بات کہ چودھویں صدی کا مجدد کون ہے تو مجدد دعویٰ سے نہیں، کام سے پہچانا جاتا ہے اور کام و خدمات کے حوالہ سے مختلف شعبہ ہائے دین میں مختلف مجددین نے جو تجدیدی خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ انکے مجدد ہونے کا کافی ثبوت ہیں۔ مثلاً

☆ قرآنی شعبہ میں..... شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ حدیثی شعبہ میں..... شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور رئیس المحدثین حضرت مولانا علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ فقہی شعبہ میں..... فقیہ الہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ تصوف کے شعبہ میں.... حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ عقائد و کلام کے شعبہ میں..... امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ دعوت و تبلیغ کے شعبہ میں... رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ جہاد و حریت کے شعبہ میں.... امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

☆ خطابت کے شعبہ میں..... امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کی مجددانہ خدمات کسی باشعور اور ہوشمند سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہیں اور حقائق و واقعات اس پر شاہد ہیں کہ ایک صدی میں ایک مجدد کا ہونا ضروری نہیں۔ ماضی میں بھی ایک صدی کے اندر متعدد مجدد آئے ہیں۔ معترض اگر دیانت داری کے ساتھ ان حضرات کی تجدیدی خدمات کا موازنہ مرزا صاحب کی خدمات سے کرے گا تو اس پر ساری حقیقتیں منکشف ہو جائیں گی اور مرزا صاحب کے دامن تجدید میں بلند و بانگ دعووں کے سوا اسے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا، ان شاء اللہ العزیز۔

### ❁ دلیل سوم ❁

معترض نے تیسری دلیل یہ پیش کی ہے کہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (النساء ۶۹، ۷۰) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (محمد ﷺ) کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے (یعنی ہم پایہ ہوں گے) جن پر اللہ نے انعام فرمائے ہیں، وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، صالحین (کے ہم درجہ ہوں گے) یہ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ انعام رب کریم نے دینے نہیں تھے تو یہ دعا کیوں سکھائی؟  
اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم خدا اور رسول کی اطاعت  
میں مل سکتے ہیں تو چاروں انعام مل سکتے ہیں، نہیں تو ایک بھی نہیں مل سکتا۔  
(جواب اول)

کیا معترض وضاحت کریں گے کہ انہوں نے آیت قرآنی کا جو ترجمہ کیا ہے، اس میں  
بین القوسین الفاظ، قرآن پاک کے کن الفاظ کا مفہوم ہیں؟ اگر وہ قرآنی مفہوم نہیں تو کیا  
یہ قرآن پاک کی معنوی تحریف نہیں؟  
(جواب دوم)

آیت مذکورہ میں تو طبقات اربعہ (انبیاء کرامؑ، صدیقینؑ، شہداء اور صالحینؑ) کے منعم علیہم  
ہونے اور مطیعین کی ان کے ساتھ معیت کا ذکر ہے یعنی خدا اور رسول کے اطاعت گزار  
بندے اپنی اپنی عملی پوزیشن کے مطابق جنت کے اندر ان طبقات اربعہ کی معیت میں ہوں  
گے۔ سورہ فاتحہ میں دعا کے الفاظ بھی اسی مفہوم کو ظاہر کرتے ہیں یعنی ان سے طبقات  
اربعة کی تقلید و اتباع ظاہر ہوتی ہے نہ کہ العیاذ باللہ ان کی برابری و ہمسری۔  
(جواب سوم)

آیت مذکورہ کا سبب نزول صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس سے مراد معیت فی الجنہ ہے جو  
مطیعین (یعنی اطاعت کرنے والوں) کو طبقات اربعہ کے ساتھ حاصل ہوگی۔ چنانچہ  
روایات میں آتا ہے کہ

حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! دنیا میں ہم آپ کی زیارت کر لیتے ہیں۔  
جنت میں آپ کا مقام بہت اعلیٰ اور بلند ہوگا۔ ہم آپ کی زیارت سے محروم  
رہیں گے تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مطیعین کو جنت میں طبقات اربعہ  
کی رفاقت حاصل رہے گی (ابن کثیر ج ۱ ص ۷۹۲۔ اسباب النزول ص ۱۱۰)۔

لباب النقول ص ۱۸۔ قرطبی ج ۵ ص ۲۷۱۔ روح المعانی ج ۵ ص ۷۵)

اسی لیے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فاولئک (فی الجنة) مع الذین یعنی یہ لوگ جنت میں ان کے ساتھ ہوں گے۔ (تفسیر ابن عباس ص ۶۰)  
حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ

میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جب کوئی نبی بیمار ہوتا تو اسے قیام دنیا یا سفر آخرت کا اختیار دیا جاتا۔ آپ جب مرض وفات میں مبتلاء ہوئے تو آپ یہ آیت مذکورہ تلاوت فرما رہے تھے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ نے اپنے لیے سفر آخرت پسند فرمایا ہے..... (بخاری ج ۲..... ص ۶۶۰)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ میں طبقات اربعہ کی معیت فی الجنة مراد ہے، انکی برابری و ہمسری ہرگز مراد نہیں۔

(جواب چہارم)

معرض وضاحت کریں کہ نبوت وہی چیز ہے یا کسی؟ یعنی نبوت عطیہ الہی ہے یا انسان اپنے اختیار سے وہ حاصل کر سکتا ہے۔ ویسے مرزا صاحب اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ نبوت ایک خداداد جوہر ہے، اگر کسب (یعنی اختیار) سے ہوتا تو سب نبی ہو جاتے (تفسیر آل عمران والنساء ص ۲۵۰) اور اہلسنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ بھی یہی ہے کہ نبوت وہی چیز ہے اپنے اختیار اور کوشش سے اسے حاصل کرنا کسی کیلئے ممکن نہیں۔ اور جو چیز اپنے کسب و اختیار سے حاصل ہونی ممکن ہی نہ ہو اس کیلئے دعا کرنے کا آخر کیا فائدہ؟

(جواب پنجم)

بحیثیت نعمت اگر نبوت تا قیامت جاری ہے تو پھر تشریحی اور غیر تشریحی میں تفریق کیسی؟ کیا صرف غیر تشریحی نبوت نعمت ہے، تشریحی نبوت نعمت نہیں؟ اگر وہ بھی نعمت ہے تو اس کا سلسلہ کیوں ختم کر دیا گیا؟ اگر معرض کے الفاظ میں، میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ مل سکتی

ہیں تو تشریحی اور غیر تشریحی دونوں نبوتیں مل سکتی ہیں۔ نہیں تو ایک بھی نہیں مل سکتی۔  
(جواب ششم)

اصطلاح شریعت میں تشریحی کیلئے رسالت اور غیر تشریحی کے لیے نبوت کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جبکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بیشک نبوت اور رسالت دونوں منقطع ہو چکیں۔ میرے بعد نہ رسول آئے گا اور نہ نبی۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۹۱۔ مستدرک حاکم ج ۴ ص ۳۹۱) گویا آپؐ نے برملا طور پر تشریحی اور غیر تشریحی دونوں نبوتوں کے خاتمہ کا اعلان فرمادیا۔

(جواب ہفتم)

اجراء نبوت اگر نعمت ہے کیا یہ نعمت مرزا قادیانی کے علاوہ بھی کسی کو حاصل ہو سکتی ہے؟ اگر ہو سکتی ہے تو کسی ایسے شخص کی نشاندہی کیجئے جو ماضی میں آنحضرت ﷺ کے بعد یہ نعمت حاصل کر سکا ہو۔ اور اگر یہ نعمت کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی تو باقی امت کا کیا قصور ہے کہ وہ اس نعمت سے محروم کر دی گئی؟ اور جہاں تک اس حصول نعمت کیلئے اطاعت کا تعلق ہے تو وہ اصحاب نبوت سے بڑھ کر کسے حاصل ہو سکتی ہے؟ لیکن صحابہ کرامؓ میں کوئی بھی نبی نہ بن سکا۔ اطاعت رسولؐ میں ایثار و قربانی کی مثال صحابہ کرامؓ سے بڑھ کر تاریخ انسانی پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اسی لیے عبادت و اطاعت اور خیر و برکت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ خیر امتی قرنی سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے خیر الناس قرنی سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں (بخاری ج ۱ ص ۵۱۵) جب امت کے سب سے افضل و بہتر لوگ فرمان نبویؐ کے مطابق صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں تو نبوت بعد کے لوگوں کو کیسے مل سکتی ہے؟

باپ بیٹا آمنے سامنے

معترض سے ہمارا سوال ہے کہ نعمت نبوت امت میں مرزا صاحب کے علاوہ بھی کسی کو مل

سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں مل سکتی تو وہ اهدنا الصراط المستقیم کی دعا کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جب نعمت کا ملنا ناممکن و محال ہے تو پھر دعا کرنے سے کیا فائدہ؟ گزشتہ اوراق میں مرزا صاحب کا حوالہ گزر چکا ہے کہ وہ اپنے آپ کو قصر نبوت کی آخری اینٹ قرار دیتے ہیں۔ ان کے چند حوالے اور ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں کہ

- (۱) ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھ کو پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اسکے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں..... (کشتی نوح... ص ۸۱)
- (۲) اس امت میں نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں..... (حقیقت الوحی... ص ۳۹۱)
- (۳) آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ واقع کرتا ہے.. (تشحیذ الافان نمبر ۸ جلد ۱۲ ص ۱۱ بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۹۶)

ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ پوری امت میں سے نبوت کی گنجائش صرف مرزا صاحب کے لیے نکلتی ہے۔ باقی سب لوگ اس کے مستحق بھی نہیں اور ان کی نبوت سے خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت بھی متاثر ہوتی ہے اور اب مرزا صاحب کے بیٹے اور قادیانیوں کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود کا نظریہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

ایک نبی تو کیا (آنحضرت ﷺ کے بعد) میں کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے..... (انوار خلافت... ص ۶۲)

باپ کہتا ہے میرے بغیر نبی ہو کوئی نہیں سکتا، بیٹا کہتا ہے ہزاروں ہو سکتے ہیں۔ اب معترض ہی وضاحت کر سکتے ہیں کہ باپ بیٹا یا نبی و خلیفہ میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟ ویسے معترض کے طرز استدلال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باپ یعنی نبی کو ہی جھوٹا قرار دیں گے کیونکہ لگتا ہے کہ وہ شب و روز اهدنا الصراط المستقیم کی دعائیں کر کے خود اپنے لئے بھی

منصب نبوت کے متلاشی ہیں اور مرزا صاحب ان کی راہ میں خواہ مخواہ رکاوٹ بن رہے ہیں۔

علامہ اقبال مرحوم کا دلچسپ تبصرہ

شاعر مشرق مفکر پاکستان ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم، مرزا غلام احمد قادیانی کی ذہنی و فکری حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

محمد ﷺ کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو۔ جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے، وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا لہذا وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ خود بانی احمدیت کا استدلال یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی پیدا نہ ہو سکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت نامکمل رہ جاتی ہے۔ وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کہ پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی، خود اپنی نبوت پیش کرتا ہے لیکن جب آپ اس سے پھر دریافت کریں کہ محمد ﷺ کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ یہ خیال اس بات کے برابر ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی نہیں، میں آخری نبی ہوں..... جب میں بانی احمدیت کی نفسیات کا مطالعہ ان کے دعویٰ نبوت کی روشنی میں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت میں پیغمبر اسلام کی تخلیقی قوت کو صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی کی پیدائش تک محدود کر کے پیغمبر اسلام کے آخری نبی ہونے کا انکار کر دیتا ہے..... (حرف اقبال..... ص ۱۳۸)

یعنی مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کے مدعی بھی ہیں اور اپنے علاوہ کسی کی نبوت تسلیم بھی نہیں کرتے۔ اس کا مطلب اسکے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے سوا امت محمدیہ کے اندر کوئی کامل پیدا نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

### ﴿دلیل چہارم﴾

معارض چوتھی دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ آنے والے مسیح (جس کا آپ کی امت میں پیدا ہونا

آپ کی پیش گوئی کے مطابق مقدر تھا) کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا ایس بینی و بینہ نبی (طبرانی) میرے اور آنے والے مسیح کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔

(جواب اول)

کیا معترض وہ فرمان نبوی پیش کرنے کی جرات کر سکے گا جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ آنے والا مسیح میری امت میں پیدا ہوگا؟ اور جس کا اشارہ معترض نے اپنی دلیل کے اندر بین القوسین دیا ہے۔ اگر وہ یہ فرمان نبوی پیش نہ کر سکے اور ہرگز نہیں کر سکے گا تو لعنة الله على الكاذبین کا طوق گردن میں ڈالنے سے کیا فائدہ؟

(جواب دوم)

الفاظ حدیث اصل میں اس طرح ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انا اولی الناس بعیسی ابن مریم لیس بینی و بینہ نبی۔ میں لوگوں میں عیسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں، میرے اور انکے درمیان کوئی نبی نہیں (بخاری ج ۱ ص ۳۸۹) دوسری روایت میں ہے انا اولی الناس بعیسی ابن مریم فی الدنيا والاخرة (بخاری ج ۱ ص ۳۹۰) یعنی دوسرے انبیاء کی نسبت میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں۔

ان روایات سے صاف ظاہر ہے کہ پہلی روایت میں انبیاء سابقین کے حوالہ سے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کے قرب زمانی کا ذکر ہے کہ زمانہ کے اعتبار سے آپ کے قریب ترین زمانہ عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ کیونکہ دونوں کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ اور دوسری روایت میں قرب مکانی و روحانی کا ذکر ہے قرب مکانی یہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں صرف عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو آپ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے اور قرب روحانی یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی پر آپ کی نیابت و خلافت کا فریضہ سرانجام دیں گے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ

الا ان ابن مریم لیس بینی و بینہ نبی ولا رسول الا انه خلیفتی فی امتی



من بعدی خبردار، میرے اور ابن مریم کے درمیان کوئی نبی و رسول نہیں مگر وہ  
میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے.....  
..... (رواہ ابن عساکر..... فتاویٰ ابن حجر مکی..... ص ۱۳۲)

اس فرمان نبویؐ سے صاف ظاہر ہے کہ امت محمدیہؐ میں کوئی نیا مسیح پیدا نہیں ہوگا بلکہ اسی  
پہلے والے مسیح (عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام) کی خلیفہ رسول کی حیثیت سے آمد ثانی ہوگی۔

### ﴿دلیل پنجم﴾

معارض نے پانچویں دلیل یہ پیش کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس خواہش پر کہ  
مجھے امت محمدیہؐ کا نبی بنادے، حدیث رسول کے مطابق اللہ نے فرمایا نبیہا منها ان کا نبی  
اسی امت سے ہوگا (الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱۲) اگر ہر قسم کی نبوت بند ہوتی تو اس حدیث  
میں بنی کی آمد کا ذکر نہ ہوتا۔

(جواب)

قادیانیوں کی بد قسمتی ہے کہ وہ روایت کے ادھورے جملوں سے مذموم مقاصد حاصل  
کر نیکی کوشش کرتے ہیں۔ اصل روایت اس طرح ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب  
سے عرض کیا یا اللہ میں تو رات میں ایک ایسی امت دیکھتا ہوں جو پیدائش میں سب سے  
آخری ہے اور دخول جنت میں سب سے مقدم۔ یا اللہ اس کو میری امت بنادے تو خدا  
تعالیٰ نے فرمایا نبیہا منها ان کا نبی تو انہیں میں سے ہوگا۔ بلکہ تفسیر ابن جریر طبریؒ میں تو  
صاف صراحت ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّةٌ مِّنْ اُمَّةٍ مَّوَدَّعٍ۔ یہ تو محمد ﷺ کی امت  
ہے اور قرآن پاک کی اس آیت میں بھی صراحت موجود ہے کہ لَقَدْ مِّنَ اللّٰهِ عَلٰی  
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (آل عمران، ۱۶۴) تحقیق احسان کیا اللہ  
تعالیٰ نے ایمان والوں پر کہ ان کی طرف انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

اس آیت اور مذکورہ روایت کو پیش نظر رکھا جائے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ امت محمدیہؐ کے

نبی سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں۔ مرزا قادیانی کی نبوت کو اس سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔

### ﴿دلیل ششم﴾

معارض نے چھٹی دلیل یہ پیش کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے امت محمدیہ میں تشریف لایا والے مسیح موعود کی بشارت دیتے ہوئے اسے چار دفعہ بنی اللہ کہہ کر پکارا..... (مسلم و مشکوٰۃ)

(جواب اول)

معارض کا اشارہ حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ کی اس طویل روایت کی طرف ہے جو مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ میں مذکور ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے خروج دجال اور نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا ذکر فرمایا اور عیسیٰ علیہ السلام کو چار بار بنی اللہ کے الفاظ سے یاد کیا تو روایت میں جس مسیح کا ذکر ہے، وہ عیسیٰ بن مریم ہیں اور انکی نبوت میں کسے شبہ ہو سکتا ہے؟

(جواب دوم)

اگر معارض میں اخلاقی و ایمانی جرات ہے تو وہ پوری روایت پیش کرے تاکہ تمام لوگوں کو اس کے فریب و فراڈ کا پتہ چل جائے کیونکہ اس روایت میں جس مسیح کا ذکر ہے، اس کی علامات اسی روایت میں یہ لکھی ہیں کہ

☆ وہ دجال کو قتل کریں گے..... ☆ انکے دور میں قوم یا جوج ماجوج ظاہر ہوگی.....  
☆ اللہ اس قوم کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انکو مارے گا..... ☆ ان کے دور میں پوری زمین پر بارش ہوگی جس سے زمین دھل جائیگی..... ☆ انار اتنے بڑے ہو جائیں گے کہ ان کے چھلکے چھتری کا کام دیں گے..... ☆ اونٹنی کا دودھ کثیر جماعت کو اور گائے کا دودھ پورے قبیلہ کو کفایت کرے گا۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ علامات مرزا صاحب کے زمانہ میں پائی گئی ہیں؟ اگر نہیں تو دعویٰ مسیحیت کیسا؟ روایت میں سے چند جملے اچک کر ان پر دعویٰ کی بنیاد کھڑی کر دینا تو

صریح دھوکہ ہے۔ دوسری روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ضرور نازل ہوں گے۔ عادلانہ حکمرانی کریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، جزیہ ختم کریں گے (یعنی ان کے عہد میں دنیا سے کفر ختم ہو جائے گا) مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا.....

..... (بخاری ج ۱... ص ۴۹۰..... مسلم ج ۱... ص ۸۷)

کیا یہ ساری علامات مرزا صاحب میں موجود تھیں؟ اس کا جواب معترض پر لازم ہے۔ اور پھر آنحضرت ﷺ نے یہ پیشن گوئی بھی فرمائی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے روضہ اقدس کے اندر مدفون ہوں گے اب مرزا صاحب کی ہٹ دھرمی دیکھئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا، یعنی وہ میں ہی ہوں (کشتی نوح..... ص ۲۴).....

کیا معترض یہ شہادت دینے کیلئے تیار ہے کہ مرزا قادیانی کی قبر قادیان میں نہیں بلکہ وہ روضہ رسولؐ میں مدفون ہیں؟ اگر نہیں تو پھر مرزا صاحب کے اتنے بڑے کذب و افتراء پر معترض کا رد عمل کیا ہوگا؟ اور کیا ہونا چاہئے؟

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا  
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

### ﴿دلیل ہفتم﴾

معترض نے ساتویں دلیل یہ پیش کی ہے کہ حضرت حکیم ترمذیؒ اپنی کتاب ختم الاولیاء ص ۳۴۱ پر فرماتے ہیں کہ خاتم النبیینؐ کی جو تاویل کی جاتی ہے کہ آپ بعثت کے لحاظ سے آخری نبی ہیں، یہ بے وقوفوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔

(جواب اول)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حکیم ترمذیؒ کی تصانیف میں احادیث

غیر معتبرہ اور موضوعات کثرت سے درج ہیں (بستان المحدثین ص ۱۰۸) حیرت ہے قادیانیوں پر کہ صحاح ستہ جیسی مستند کتب کی بجائے کتب غیر معتبرہ سے اپنی نبوت کے دلائل ڈھونڈ رہے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مستند کتب سے تو انہیں دلائل مل نہیں سکتے۔

(جواب دوم)

حکیم ترمذیؒ (جو تیسری صدی ہجری کے بزرگ ہیں) خود یہ روایت نقل کرتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یا اباذر اول الانبیاء آدم و آخرہم محمد (کنز العمال ج ۶ ص ۱۲۰) اے ابوذرؓ انبیاء میں سے پہلے نبی آدم اور آخری محمدؐ ہیں۔ حکیم ترمذیؒ سے جب یہ روایت بصرحت موجود ہے تو پھر اس کے مقابلے میں انکے اپنے قول کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟

(جواب سوم)

جس کتاب ختم الولایت کا حوالہ معترض نے دیا ہے، اس میں حکیم ترمذیؒ نے انبیاء کرامؑ پر اولیاء عظامؑ کی فضیلت کا نظریہ قائم کیا، جس کی وجہ سے انہیں ان کے شہر ترمذ سے نکال دیا گیا اور بعد میں انہوں نے اس کتاب سے براءۃ و بیزاری کا اعلان کر دیا (بستان المحدثین ص ۱۰۸) جس کتاب کے نظریات سے خود مصنف اپنی زندگی میں براءۃ اختیار کر چکا ہے، افسوس کہ بارہ سو سال بعد قادیانی اس سے استدلال کر رہے ہیں۔

### ﴿دلیل ہشتم﴾

معترض نے آٹھویں دلیل یہ پیش کی ہے کہ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مطلق نبوت نہیں اٹھی، صرف شریعت والی نبوت اٹھی ہے (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۲۷)

(جواب)

یہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ پر صریح افتراء ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد ہرگز کسی قسم کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر وحی نبوت کا دروازہ

بند ہو چکا ہے۔ فلا یفتح لاحد الی یوم القیامة اب وہ قیامت تک کسی کیلئے نہ کھولا جائے گا..... (الیواقیت والجواہر ج ۲..... ص ۳۷)

اور وہ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں اعلم ان الایام قد انعقد علی انه صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کما انه خاتم النبیین۔ جان لو کہ اس پر اجماع امت ہو چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ رسولوں کے ختم کرنے والے ہیں جس طرح کہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں..... (ایضاً ج ۲..... ص ۳۷)

امام شعرانی کی ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ تشریحی اور غیر تشریحی دونوں قسم کی نبوتوں کے خاتمہ پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ وہ تو کھلے لفظوں میں مدعی نبوت کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ارتقاع نبوت کے بعد اوامر و نواہی کے دروازے بند ہو چکے۔ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد اس کا دعویٰ کرے، وہ مدعی شریعت ہے جس پر وحی کی جاتی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ وحی ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف، اگر وہ مکلف (یعنی عاقل و بالغ) ہے تو اس کی گردن ماری جائے گی (یعنی اسے قتل کر دیا جائے گا) اور اگر وہ پاگل و مجنون ہے تو اس سے درگزر سے کام لیا جائے گا..... (الیواقیت والجواہر ج ۲..... ص ۳۸)

اس قول کو بار بار ملاحظہ فرمائیے۔ امام شعرانی دو ٹوک لفظوں میں غیر تشریحی نبوت کے مدعی کو بھی یا تو واجب القتل قرار دے رہے ہیں اور یا پاگل۔ یعنی ان کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی بھی مدعی نبوت یا کافر ہوتا ہے یا پاگل۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص انکی مبہم عبارات سے اجرائے نبوت کیلئے استدلال کرے تو اسے کذاب و مفتری کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے؟ اور پھر امام شعرانی (المتوفی ۹۷۳ھ) دسویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں۔ تقریباً چار سو سال کے اس طویل عرصہ میں کسی نے بھی انکی عبارات سے انکار ختم نبوت پر استدلال نہیں کیا۔ اب معترض امام شعرانی کے فرمان کے مطابق غور کر لیں۔ کہ مرزا صاحب کافر ہیں یا پاگل؟

## ﴿دلیل نہم﴾

معترض نے نویں دلیل یہ پیش کی ہے کہ مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں کہ آپ ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں کہ فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا، نہ ہوگا۔ خدمت (اسلام و انسانیت) میں ایسی نیکیاں بجالا کہ تجھے امت کے اندر رہتے ہوئے نبوت مل جائے..... (مثنوی، دفتر اول..... ص ۵۳)

(جواب اول)

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ساتویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں اور انکی مثنوی شریف کوئی گننام وغیرہ معروف کتاب نہیں جو کسی کباڑ خانہ یا قدیم کتب خانہ سے برآمد ہوئی ہو۔ بلکہ وہ ایک ایسی شہرہ آفاق کتاب ہے جس کی بے شمار شروحات منظر عام پر آچکی ہیں، جو نہ صرف واعظین کے تقریری مواد کا ماخذ رہی ہے بلکہ صدیوں سے ہمارے خانقاہی مدارس کے درسی نصاب میں بھی شامل ہے۔ اسکے ایمان افروز واقعات اور عبرت انگیز مثالوں سے آج بھی منبر و محراب گونج رہے ہیں لیکن سات سو سال سے زائد اس طویل مدت میں آج تک اس کے حوالہ سے کسی نے اجرائے نبوت کی دلیل قائم نہیں کی۔ سات سو سال کے بعد اس کے حوالہ سے قادیانیوں کا یہ استدلال مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں کیسے قبول کیا جاسکتا ہے؟

(جواب دوم)

اگر بالفرض مولانا رومیؒ کے شعر کا وہی مطلب ہو جو معترض نے سمجھا ہے تو پھر اس کیلئے ایک نادر موقع ہے۔ وہ سارے کام کاج چھوڑ کر کوشش کر دیکھے، شاید نبوت کی لاٹری اس کے حق میں بھی نکل آئے۔ لیکن مرزا صاحب کی گذشتہ عبارات کو پیش نظر رکھے جن میں وہ نبوت کو صرف اور صرف اپنے لیے مخصوص قرار دیتے ہیں۔ اور دوسروں کیلئے اس کا دروازہ کھولنے کی بالکل اجازت نہیں دیتے۔ بس یہ ایک بڑی رکاوٹ دور کر لیں اور کوشش شروع کر دیں..... باقی رام بھلی کرے۔

(جواب سوم)

مولانا رومی ختم نبوت کے منکر ہرگز نہیں۔ دراصل وہ اولیاء و صوفیاء کرام کے روحانی و علمی فیوض کا منبع انوار نبوت کو قرار دیتے ہوئے اپنی خاص اصطلاح میں ہر متبع سنت پیرو مرشد کو مجازاً نبی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ

آں نبی وقت باشد اے مرید      تا زاد نور نبی آید پدید  
اے مرید! وہ پیرو مرشد وقت کا نبی ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس سے (تعلیمات نبوی کے ذریعہ) نور نبوت ظاہر ہوتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کے قائل نہیں بلکہ فیضان نبوت کے ذریعے ہر متبع سنت پیرو مرشد کو مجازاً نبی قرار دیتے ہیں۔ معترض نے جو شعر نقل کیا ہے، اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اے متلاشی حق، نبوی تعلیمات کے ذریعہ فیضان نبوت سے اپنے اندر ایسی فکری و علمی استعداد پیدا کر کہ امت کے اندر تجھے مرشد کا مقام حاصل ہو جائے۔

(جواب چہارم)

اور جہاں تک عقیدہ ختم نبوت کا تعلق ہے، وہاں مولانا رومی صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ

ختم الانبیاء والرسل است	دیگراں ہجو جزو او چوکل است
وزپئے او رسول دیگر نیست	بعد ازاں ہیچ کس پیسبر نیست
چوں در آخ زماں بقول رسول	کند از آسمان مسیح نزول
پیرو دین و شرع او باشد	تابع اصل و فرع او باشد

..... (از عقائد نامہ)

یعنی آپ ﷺ نبوت و رسالت ختم کرنے والے ہیں..... باقی انبیاء کرام جزو اور آپ کل کی طرح ہیں..... آپ سے پیچھے کوئی رسول اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں..... آپ کے

فرمان کے مطابق جب آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو وہ دین شریعت میں آپ ﷺ کی پیروی اور اصل و فرع میں آپ کی اتباع کریں گے۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ طریقت کی بحث میں مولانا رومی ہر قبیح سنت کو نہ صرف مجازاً نبی قرار دے رہے ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کو یہ منصب حاصل کرنیکا مشورہ بھی دے رہے ہیں۔ لیکن عقائد کی بحث میں آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے دروازے بند قرار دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر ان کے لئے بھی آنحضرت ﷺ کی اتباع و پیروی کو ضروری تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ختم کرو پیغمبر ابراہیم علیہم السلام بہ محمد علیہ السلام چنانکہ خدائے گفت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین ..... نیز علیؑ را گفت انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ

الا انه لا نبی بعدی نیز گفت انا العاقب لا نبی بعدی..... (شرح تعرف... ص ۱۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا جیسا کہ ارشادِ بانی ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ نیز آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تیری نسبت میرے ساتھ وہی ہے جو ہارونؑ کی موسیٰ کے ساتھ، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ نیز آپ نے فرمایا میں عاقب ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ کیا اس کے بعد بھی معترض یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ مولانا رومیؒ اجرائے نبوت کے قائل تھے؟

### ﴿دلیل دہم﴾

معترض نے دسویں دلیل یہ پیش کی ہے کہ قرآن پاک میں خلیفہ اور امام کا ذکر موجود ہے (جواب اول)

سوال یہ ہے کہ اس کا اجرائے نبوت یا قادیانی نبوت سے کیا تعلق اور واسطہ؟ (جواب دوم)

امامت اور خلافت کی جو آیات معترض نے پیش کی ہیں، انکا اجرائے نبوت سے کچھ تعلق



نہیں... مثلاً البقرہ: آیت ۳۰ میں حضرت انسان کی خلافت ارضی کا ذکر ہے۔ سورہ ص: آیت ۲۶ میں حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت کا ذکر ہے اور سورۃ الانبیاء: آیت ۷۳ میں حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کو ائمہ ہدایت قرار دیا گیا ہے۔ خدا معلوم معترض نے ان آیات سے اجرائے نبوت کی دلیل کیسے قائم کر لی ہے؟

(جواب سوم)

امت کے اندر خلافت کا قیام اور خلفاء کی آمد تو انقطاع نبوت کی دلیل ہے جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے کہ کَلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَانَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ یعنی انبیاء سابقین میں سے جب کوئی سفر آخرت اختیار کرتا تو اس کے بعد دوسرا نبی آجاتا لیکن میرے بعد چونکہ نبوت کے دروازے بند ہو چکے، اس لیے خلفاء بکثرت ہوں گے (بخاری ج ۱ ص ۴۹۱۔ مسلم ج ۲ ص ۱۳۶)..... امید ہے کہ معترض کی تسلی کافی حد تک ہو چکی ہوگی، بشرطیکہ وہ مرزا صاحب کی طرح حدیث رسول کا انکار نہ کر دے۔

﴿دلیل یازدہم﴾

معترض نے گیارہویں دلیل یہ پیش کی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی موت کے بعد آپ کے متبعین کا عقیدہ تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(جواب)

معترض نے اعتراض میں صریح بددیانتی کا ثبوت دیا ہے کیونکہ یوسف علیہ السلام کے بعد نبوت و انبیاء سے انکار کرنے والے ان کے متبعین نہیں بلکہ انکے منکرین تھے جو یوسف علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے۔ انکی وفات کے بعد ان منکرین نے پچھتاوے کے طور پر یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب یوسفؑ جیسا نبی دوبارہ نہ آئے گا۔ معترض اپنے ہی نقل کئے ہوئے ترجمہ پر غور کریں، وہ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ منکرین نبوت متبعین یوسفؑ نہ تھے۔ بلکہ

منکرین تھے۔ چنانچہ معترض کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

اور یوسف اس سے پہلے دلائل کے ساتھ تمہارے پاس آچکا ہے مگر تم جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا تھا، اس کے بارے میں شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا تو تم نے مایوسی سے کہنا شروع کر دیا کہ اللہ اسکے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا..... (المومن ۴۳)

معترض بتائیں کہ کیا تعلیمات یوسفؑ میں شک و شبہات کا اظہار کرنے والے متبعین تھے؟ اگر وہ منکرین تھے تو انکے انکار نبوت کی شرعی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے؟

### ﴿دلیل دوازدهم﴾

معترض نے بارہویں دلیل یہ پیش کی ہے کہ اگر نبوت بند ہے، دین مکمل ہو چکا ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا انتظار کس لئے ہے؟

(جواب)

گذشتہ اوراق میں حدیث صریح گزر چکی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، عیسیٰ علیہ السلام میرے بعد امت میں میرے خلیفہ کی حیثیت سے نازل ہوں گے اسی لئے امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ آخر الانبیاء کا معنی یہ ہے کہ کوئی نیا نبی نہیں بنایا جائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اپنا عہد نبوت ختم کر چکے ہیں لہذا انکی آمد ثانی اس عقیدہ کے منافی نہیں (ملاحظہ فرمائیے تفسیر کشاف ج ۲ ص ۴۳۳۔ تفسیر کبیر ج ۲ ص ۵۸۱۔ تفسیر ابوسعود بر حاشیہ کبیر ج ۷ ص ۴۴۹۔ مدارک بر حاشیہ خازن ج ۳ ص ۵۰۳۔ زرقانی شرح مواہب ج ۵ ص ۲۶۷ وغیرہ)

اس کے علاوہ معترض نے محض ایک نفسیاتی دباؤ کیلئے چند آیات قرآنیہ کے حوالے بلا متن و ترجمہ اور کچھ بزرگوں کے نام ان کی عبارات کے بغیر نقل کیے ہیں۔ چونکہ ان سے معترض کے طرز استدلال کا پتہ نہیں چلتا، اسلئے ہم انکے جواب کی ضرورت محسوس نہیں

کرتے البتہ یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان دلائل کی پوزیشن بلا مبالغہ گزشتہ اوراق میں مذکور دلائل سے ہزار درجہ کمزور ہوگی اور گزشتہ دلائل میں آپ ان کے ہاتھوں کے فنکارانہ کرتب ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

## ﴿نبی قادیان﴾

دعویٰ..... اور..... دلائل

اب ہم معترض کے مضمون کی روشنی میں قادیانی نبوت پر مختصر بحث کریں گے۔ پہلے معترض کے دلائل کا جائزہ لیں گے اور پھر ان سے تین سوال کریں گے۔

### ﴿پہلی دلیل﴾

معترض نے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنے کیلئے پہلی دلیل یہ پیش کی ہے کہ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس کا سلسلہ مٹا دیا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا قتل نہ ہونا ایک بین ثبوت ہے کہ وہ سچے نبی تھے۔

(جواب اول)

معترض کا یہ دعویٰ سراسر باطل ہے کہ کسی نبی کے سلسلہ کا مٹا دیا جانا یا اس کا ختم کر دیا جانا اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ کیا تمام انبیاء سابقین علیہم السلام کے سلسلے دنیا سے ختم نہیں ہو چکے؟ کہیں ان کے نشانات تک بھی ملتے ہیں؟ تو کیا العیاذ باللہ وہ تمام جھوٹے قرار پائیں گے؟

(جواب دوم)

معترض کا یہ دعویٰ بھی خلاف حقیقت ہے کہ ہر جھوٹا مدعی نبوت قتل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلامی تاریخ میں ایسے بے شمار جھوٹے مدعیان نبوت کا ثبوت ملتا ہے جو قتل نہیں کئے گئے۔ مثلاً صالح بن طریف برغواطی..... جس نے ۱۲۵ھ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ شمالی افریقہ

میں بربری قبائل پر حکمران ہوا۔ سینتالیس سال تک اپنی نبوت کا پرچار کیا۔ طبعی موت مرا۔ ۱۴۵۱ھ (یعنی ۳۲۵ سال تک) اس کی نبوت و حکومت کا سلسلہ باقی رہا.....  
.....(بحوالہ ائمہ تبلیسیں ج ۱..... ص ۱۹۱)

حسن بن صباح حمیری..... باطنی فرقہ کا سربراہ مدعی نبوت تھا۔ ۵۱۷ھ میں طبعی موت مرا۔ ۶۵۴ھ تک (۱۳۶ سال) اس کے جانشینوں کے ذریعہ اس کی نبوت و حکومت کا سلسلہ قائم رہا..... (ایضاً ج ۱..... ص ۴۴۱)

سید محمد جوپوری..... ۹۱۰ھ میں طبعی موت مرا۔ اس کے ماننے والے آج بھی مختلف علاقوں میں موجود ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ سید جوپوری صاحب شریعت رسول تھا۔ آنحضرت ﷺ کے برابر اور باقی انبیاء سے افضل تھا..... (ایضاً ج ۲..... ص ۲۵)  
یہ چند نام صرف معترض کی تسلی کے لئے نقل کئے گئے ہیں ورنہ ایسے بے شمار جھوٹے مدعیان نبوت گزرے ہیں جو قتل نہیں کیے گئے حتیٰ کہ خود قادیانی جماعت کے اندر جو لوگ مرزا قادیانی کو دیکھ کر مدعی نبوت ہوئے، وہ بھی قتل نہیں کیے گئے۔ مثلاً

(۱) چراغ الدین کشمیری نے نبوت کا دعویٰ کیا، مرزا قادیانی نے اسے اپنی جماعت سے نکال دیا، قتل نہیں کرایا..... (۲) عبداللطیف گناچوری قادیانی جماعت کا فرد اور مدعی نبوت تھا، اپنے آپ کو قمر الانبیاء قرار دیتا تھا..... (۳) احمد سعید سمہیالی یہ بھی قادیانی تھا اور مدعی نبوت تھا..... (۴) احمد نور کاہلی قادیان کا سرمہ فروش اور قادیانی تھا۔ مدعی نبوت تھا اور منکرین کو لعنتی قرار دیتا تھا..... (۵) نبی بخش مرزائی مدعی نبوت تھا..... ان میں سے کوئی بھی قتل نہیں کیا گیا..... (مزید تفصیلات الکاویہ علی الغاویہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں)  
(جواب سوم)

اگر جھوٹے مدعی نبوت کا قتل کیا جانا قرآنی اصول و ضابطہ ہے تو پھر ناحق قتل ہونے والے سچے انبیاء کرامؑ کو جھوٹوں سے ممتاز کیسے کیا جاسکے گا؟ جبکہ قرآن پاک میں سچے

انبیاء کرام کے قتل ناحق کا ذکر بایں الفاظ موجود ہے کہ ویقتلون النبین بغیر الحق وہ ”بنی اسرائیل“ انبیاء کرام کو ناحق قتل کرتے تھے..... (البقرہ، آیت ۶۱)  
(جواب چہارم)

سورہ الحاقہ کی جو آیات (۴۴ تا ۴۷) معترض نے بطور دلیل پیش کی ہیں، ان میں سچے انبیاء کرام کیلئے یہ ضابطہ بیان کیا گیا ہے کہ سچے انبیاء اگر کوئی بات خدا تعالیٰ کی طرف غلط منسوب کر دیں تو ان کی گردن کی شہ رگ کاٹ دی جائے۔ جہاں تک جھوٹے نبیوں کا تعلق ہے تو واملیٰ لهم ان کیدی متین کے ضابطہ قرآنی کے تحت انہیں ڈھیل دی جاتی ہے جیسا کہ ان میں سے چند کا ذکر گذشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔ بعض ائمہ مفسرین نے اس کی مثال اس طرح بیان فرمائی ہے کہ بادشاہ کے مقررین میں سے اگر کوئی شخص بادشاہ کی طرف غلط دعویٰ منسوب کرتا ہے تو سخت ترین سزا کا مستحق قرار پاتا ہے اور اگر کوئی سرکاری کوٹنے والا یا نالیاں صاف کرنے والا ایسا دعویٰ کرتا ہے تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی۔

### مرزا صاحب کا حفاظتی حصار

قرآنی تعلیمات اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نصرت و حفاظت کیلئے باقاعدہ آسمانی انتظام تھا۔ واللہ یعصمک من الناس۔ اے نبی، اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت کرے گا (المائدہ، آیت ۶۸) اور تاریخ گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی حفاظت فرمائی ہے لیکن مرزا صاحب کے حالات و واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حفاظت کے لئے کوئی آسمانی وعدہ نہیں تھا اور نہ انہیں اس کی ضرورت تھی بلکہ انکی حفاظت کا فریضہ سرانجام دینے والی کچھ اور قوتیں تھیں۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ

خدا نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت (برطانیہ) کو بنادیا..... (تریاق القلوب... ص ۲۶)

اسی طرح خدا نے مجھے اس گورنمنٹ (برطانیہ) کے اونچے ٹیلے پر جہاں

مفسدین کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا، جگہ دی اور اس ملک میں سچے علوم کے چشمے جاری ہیں اور مفسدوں کے حملوں سے امن اور قرار ہے۔ پھر کیا واجب نہ تھا کہ ہم اس گورنمنٹ کے احسانات کا شکر کرتے..... (کشتی نوح... ص ۱۰۰ احاشیہ)

ان حوالہ جات سے معترض کو بخوبی معلوم ہو چکا ہوگا کہ مرزا صاحب کی حفاظت کوئی مخفی قوتیں کر رہی تھیں؟ اب یہ معلوم کرنا معترض کا کام ہے کہ کیوں کر رہی تھیں؟ کیونکہ ہم جو کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

### ❁ دوسری دلیل ❁

معترض نے دوسری دلیل یہ دی ہے کہ ۱۹۹۷ء تک پوری دنیا میں ۳۰ لاکھ افراد کا بیعت کر کے تحریک احمدیت میں داخل ہونا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مرزا صاحب سچے نبی تھے۔

(جواب اول)

معترض کا یہ دعویٰ سراسر خلاف حقیقت ہے۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی پوری دنیا میں ایک لاکھ سے زیادہ قادیانیوں کا جو دثابت نہیں کر سکتے۔ اگر ان میں اخلاقی جرات ہے تو وہ عالمی اعداد و شمار کے حوالہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں۔ ماضی میں بھی قادیانی ایسے دعوے کرتے رہے لیکن سرکاری مردم شماری میں ان کے دعوے سراسر بے بنیاد ثابت ہوئے مثلاً..... مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ تقریباً ۴۰ لاکھ انسان میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۱۷)..... ۱۹۳۰ء میں قادیانیوں نے دعویٰ کیا کہ دنیا میں ۲۰ لاکھ قادیانی موجود ہیں..... ۱۹۳۲ء میں قادیانی مناظر پروفسر مبارک احمد نے دعویٰ کیا کہ قادیانیوں کی تعداد ۵۰ لاکھ ہے..... اسی دوران قادیانی مبلغ عبدالرحیم درد نے دعویٰ کیا کہ صرف پنجاب میں قادیانیوں کی تعداد ۷۵ لاکھ ہے۔

لیکن ۱۹۳۲ء کی مردم شماری نے قادیانیوں کے مذکورہ تمام دعوے بے بنیاد و من گھڑت ثابت کر دیے چنانچہ اس مردم شماری کے حوالہ سے قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے

اخبار الفضل قادیان ۲۱ جون ۱۹۳۴ء میں تسلیم کیا کہ

پورے ہندوستان میں ہماری جماعت کے افراد کی مجموعی تعداد ۷۵، ہزار بنتی ہے

..... (بحوالہ قادیانی مذہب..... ص ۴۱۵)

علامہ اقبال مرحوم کے ۱۹۳۵ء کے مطبوعہ مضمون میں بھی سرکاری مردم شماری کے حوالہ سے قادیانیوں کی تعداد ۵۶، ہزار قرار دی گئی ہے اور اس میں قادیانی و لاہوری دونوں گروہوں کے افراد شامل ہیں۔ اندازہ کیجئے کہ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۵ء تک قادیانیوں کی تعداد ۷۵، لاکھ سے ۷۵، ہزار یا ۵۶، ہزار تک کیسے پہنچ گئی؟ صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ تعداد صرف قادیانیوں کی مبالغہ آرائی کا نتیجہ تھا اور یہی طریقہ واردات قادیانیوں کا اب بھی ہے کہ وہ سادہ لوح اور ناواقف لوگوں پر نفسیاتی دباؤ ڈالنے کیلئے اپنی تعداد بڑھا چڑھا کر بیان کرتے رہتے ہیں۔

(جواب دوم)

اگر بالفرض معترض کی منقولہ نفری (۳۰، لاکھ) تسلیم کر بھی لی جائے تو دنیا کی کل مسلم آبادی سے اس کا تناسب تقریباً ۴۲۳ میں سے ایک بنتا ہے۔ کیونکہ اقوام متحدہ کی تازہ رپورٹ کے مطابق دنیا میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ایک ارب ستائیس کروڑ ہے۔ گویا مسلمانوں کی مجموعی تعداد ان سے چار سو تیس گنا زیادہ بنتی ہے۔ اب اس حدیث کو پیش نظر رکھئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انی ابامی بکم الامم (کنز العمال ج ۶ ص ۶۳۲) یعنی میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ اب گذشتہ چودہ سو سالہ امت کے عقائد و افکار کو بھی سامنے رکھئے، وہ کسی نبوت جدیدہ کی قائل نہیں اور نہ مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان رکھتی ہے لہذا وہ بھی قادیانی امت میں داخل نہیں ہو سکتی اور موجودہ مسلم آبادی سے بھی ان کا تناسب ظاہر ہے، اس اعتبار سے آنحضرت ﷺ کو کسی کثرت پر فخر فرمائیں گے؟

لطیفہ: لا کا دعویٰ نبوت

مرزا قادیانی کی نبوت کے عجیب و غریب دلائل دیکھ کر ایک تاریخی لطیفہ یاد آ گیا۔ امام حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنا نام لا، رکھا اور نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ لوگوں نے اس کی نبوت کی دلیل مانگی تو اس نے فوراً حدیث لانسبی بعدی پیش کر دی اور کہا کہ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں میری آمد و نبوت کی بشارت دی ہے کہ میرے بعد لانا می شخص نبی ہوگا (بحوالہ الکاویۃ علی الغاویہ) مرزا صاحب کے دعوے بھی اس سے مختلف نہ تھے جیسا کہ آئندہ سطور میں آپ ان شاء اللہ العزیز ملاحظہ فرمائیں گے۔

## معرض پر سوالات

مرزا صاحب کی نبوت پر معرض نے جو دلائل پیش کیے ہیں، ہم ان کا بحمد اللہ تعالیٰ کافی و شافی جواب دے چکے ہیں لیکن ابھی تک ہمارے جواب میں یہ تشکیکی باقی ہے کہ ہم مرزا صاحب کی نبوت کو کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ جہاں تک اس کے شرعی پہلو کا تعلق ہے تو گزشتہ اوراق میں اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔ جہاں تک عقلی و نقلی پہلو کا تعلق ہے، تو ہمارا فیصلہ معرض کے جوابات پر موقوف ہوگا۔ اس بارے میں ہم ان سے صرف چار سوال کریں گے۔

## ﴿پہلا سوال﴾

تضادات کے آئینہ میں مرزا صاحب کیا تھے؟

مرزا صاحب کے دعوؤں میں اس قدر تضاد پایا جاتا ہے کہ کم از کم ہم ان کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں کہ مرزا صاحب آخر اپنے دعوؤں کی روشنی میں تھے کیا؟ اس لیے ہم یہ سوال معرض پر کر رہے ہیں کہ شاید وہ ہماری الجھن حل کر دیں۔ اس سلسلہ میں ہم چار تضاد ذکر کریں گے۔



## ﴿پہلا تضاد﴾ نبی یا کافر؟

مرزا صاحب کے دعوؤں میں پہلا تضاد دعویٰ نبوت کا ہے۔ وہ ایک وقت میں لکھتے ہیں کہ میں نبی و رسول ہوں اور دوسرے وقت میں دعویٰ کرتے ہیں کہ مدعی نبوت کافر، کاذب، لعنتی ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) مرزا صاحب کا پہلا دعویٰ: میں نبی اور رسول ہوں

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء ص ۱۱)..... میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی (حقیقت النبوة ص ۲۶۴)..... یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو، میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بے زار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی..... (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۸۳)

(۲) مرزا صاحب کا دوسرا دعویٰ: مدعی نبوت، کافر، کاذب، اور لعنتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی جناب محمد ﷺ پر ختم ہو گئی (تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۲)..... اے لوگو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو۔ اس خدا سے ڈرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے (آسمانی فیصلہ ص ۲۵)..... ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں (تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۱۰۲)۔..... کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور کیا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول الله وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے، وہ کہہ سکتا ہے کہ

میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں؟ (انجام آتھم ص ۷۷ حاشیہ)۔  
..... میں نبوت کا مدعی نہیں، بلکہ ایسے مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج  
سمجھتا ہوں..... (آسمانی فیصلہ..... ص ۳)

اب معترض یہ وضاحت کریں کہ مرزا صاحب کے ان مذکورہ دعوؤں کی روشنی میں ہم مرزا  
صاحب کے بارے میں کیا نظریہ قائم کریں؟ انہیں نبی و رسول کہیں یا بد بخت، مفتری،  
کافر، کاذب، منکر قرآن، لعنتی اور دائرہ اسلام سے خارج؟

### ﴿دوسرا تضاد﴾ تشریحی یا غیر تشریحی

مرزا صاحب کے دعوؤں میں دوسرا تضاد تقسیم نبوت کے بارے میں ہے۔ وہ اس بارے  
میں بھی دو دعوے کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں تشریحی نبی ہوں اور کبھی کہتے ہیں کہ  
میں غیر تشریحی نبی ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے

(۱) مرزا صاحب کا پہلا دعویٰ: میں غیر تشریحی نبی ہوں

پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے  
اور نئے نام کے بلکہ اس نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا  
مظہر بن کر آیا ہوں (نزول مسیح ص ۲)۔..... اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔  
شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو نہیں سکتا مگر وہی جو پہلے  
سے امتی ہے اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی..... (تجلیات الہیہ..... ص ۲۲)

(۲) مرزا صاحب کا دوسرا دعویٰ: میں صاحب شریعت نبی ہوں

انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں (حالانکہ  
آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مائیں جدا جدا اور دین  
ایک ہے۔ بخاری ج ۱.... ص ۲۸۹۔ بشیر) اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کر دیں  
اور بعض احکام کو منسوخ کر دیں اور بعض نئے احکام لا دیں (مکتوبات احمدیہ جلد ۵  
ص ۳۲)۔..... یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعے

چند امر وہی بیان کیے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا، وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی (اربعین نمبر ۴ ص ۷)..... میری تعلیم میں امر بھی ہے، نہی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی..... (ایضاً ص ۷) مذکورہ دعوؤں کی روشنی میں معترض وضاحت کریں کہ مرزا صاحب غیر تشریحی نبی ہیں یا صاحب شریعت؟ ویسے مرزا صاحب نے قرآن و سنت کا واضح فرض یعنی حکم جہاد منسوخ کر کے اپنے صاحب شریعت ہونے کا بھرپور ثبوت دیا ہے۔

حکم جہاد و قتال منسوخ ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ  
 آج سے دین کیلئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کیلئے تلوار اٹھاتا ہے، اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے، وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے (ضمیمہ خطبہ الہامیہ)..... میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے..... (تبلیغ رسالت ص ۱۷)  
 اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال      دیں کیلئے حرام ہے یہ جنگ اور قتال  
 اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے      دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے  
 اب آسمان سے نور خدا کا نزول۔      اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے  
 دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد      منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد  
 ..... (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹..... درمیں ص ۲۷)

معترض وضاحت کریں کہ قرآن پاک تو صاف الفاظ میں اعلان کر رہا ہے وقاتلوہم حتی لا تكون فتنة (البقرہ، آیت ۱۹۳) جب تک کفر و ارتداد کا فتنہ زمین پر موجود ہے، اس وقت تک کافروں سے قتال (یعنی جہاد بالسیف) جاری رکھو۔ حدیث صحیح میں ہے، الجہاد ماضی الی یوم القیامۃ جہاد قیامت تک باقی و جاری ہے۔ کیا مرزا صاحب کی

آمد پر دنیا سے کفر ختم ہو گیا یا قیامت آگئی ہے کہ جہاد کا حکم باقی نہ رہا؟ اور کیا واقعی آزادی فلسطین اور آزادی کشمیر کے مجاہدین، اسلام دشمنی اور خدا اور رسول کی نافرمانی کا ثبوت دے کر حرام کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ اور کیا واقعی پاکستانی فوج جہاد کی تیاری کر کے اور جہاد کا فریضہ سرانجام دے کر اسلام دشمنی اور خدا اور رسول کی نافرمانی کی مرتکب ہو رہی ہے۔

فاعتبر وایا ولی الابصار

### فتویٰ متشیخ جہاد کے قادیانی اسباب

مرزا صاحب کو حکم جہاد منسوخ کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کے اسباب و علل پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔ ہم گذشتہ اوراق میں اشارتاً عرض کر چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت برصغیر میں فرنگی اقتدار کی مرہون منت تھی اور اس وقت برطانوی سامراج کے خلاف جہاد کی تحریکیں اپنے عروج پر تھیں۔ ہزاروں علماء کو عمر قید اور موت کی سزائیں دینے کے باوجود انگریز جہادی تحریکوں سے خائف تھا لہذا ۱۱ اسکے لئے نبوت جدیدہ کا راستہ اختیار کر کے مرزا صاحب کی صورت میں نبی کھڑا کر دیا گیا۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ

اے بابرکت قیصر ہند (ملکہ وکٹوریہ) تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے (ستارہ قیصر ص ۱۵)..... خدا نے مجھے آسمان سے بھیجا کہ میں حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں (ایضاً ص ۱۰)۔  
..... اے ملکہ معظمہ! تیرے عہد سلطنت کے سوا کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے جو مسیح موعود کے ظہور کیلئے موزوں ہو۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے (ایضاً ص ۱۱)..... سرکار دولت مدار (حکومت برطانیہ) اپنے اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط سے اور تحقیق و توجہ سے کام لے (تریاق القلوب ص ۲۶)..... میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا (تریاق القلوب ص ۲۶)..... میری عمر کا اکثر حصہ اس

سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کر دی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (ایضاً ص ۲۵)..... جنگ سے مراد تلوار، بندوق کا جنگ نہیں کیونکہ یہ تو سراسر نادانی اور خلاف ہدایت قرآن ہے (پھر آنحضرت ﷺ، خلفاء راشدین علیہم الرضوان اور دیگر سلاطین اسلام نے کفر کے خلاف جو معرکے لڑے، انکی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ بشیر).... ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کیے جاتے ہیں (ایضاً ص ۲ حاشیہ)..... میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت (برطانیہ) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں (ایضاً ص ۲۵)..... خدا نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت (برطانیہ) کو بنادیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے، نہ یہ امن مکہ معظمہ میں ہمیں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں (ایضاً ص ۲۶ ازالہ اوہام ص ۱۳۰ حاشیہ)..... اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصر ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں، ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی (تحفہ قیصریہ ص ۴۷)..... ان (انگریزوں) کا شکر کرنا ہمیں اس لیے لازم ہے کہ ہم اپنا کام مکہ اور مدینہ میں بھی نہیں کر سکتے تھے مگر ان کے ممالک میں یہ خدا کی طرف سے حکمت تھی کہ مجھے اس ملک میں پیدا کیا (کشتی نوح ص ۱۰۰ حاشیہ)..... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن (یعنی حکومت برطانیہ) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے..... (شہادۃ القرآن..... ص ۸۴)

مرزا صاحب کی چھ مختلف کتابوں سے منقول مندرجہ بالا عبارات کا ایک ایک جملہ گواہی

دے رہا ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت آسمانی نہیں، برطانوی تھی.... وہ بقلم خود انگریز کے خود کاشتہ پودے تھے.... حرمت جہاد کا فتویٰ انہوں نے صرف انگریز کی خوشنودی کیلئے دیا..... ایک طرف علماء کٹ رہے تھے، عام مسلمان پٹ رہے تھے، عصمتیں لٹ رہی تھیں اور دوسری طرف مرزا صاحب ظالم فرنگی کے حق میں قسیدے پڑھ رہے تھے.... ان سے مراعات وصول کر رہے تھے.... اور ان سے عقیدت و محبت کی پیٹنگیں بڑھا رہے تھے۔ شاہ عبدالعزیز محمد ث دہلویؒ کی طرف سے انگریز کے خلاف جہاد کے فتویٰ پر علماء صادق پور، علماء پٹنہ، علماء مدھیانہ اور دیگر علاقوں کے علماء مرام علم بغاوت بلند کر چکے تھے۔ ان حالات میں مرزا صاحب کی طرف سے ملکہ و کنوریہ کے بابرکت اور نیک مقاصد کی اعانت حرمت جہاد کے فتویٰ کے بغیر کیسے ہو سکتی تھی؟ فاعتبر وایا اولی الابصار اور پھر غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ جس نبوت کا مدار و انحصار حکمرانوں کی چاپلوسی اور حکومت کی حاشیہ نشینی پر ہو.... جس میں آمروں اور جابروں کے قسیدے پڑھے جائیں اور مجاہدین حریت کو حرامی و بدکار قرار دیا جائے.... وہ نبوت آسمانی کیسے ہو سکتی ہے؟ آسمانی نبوت میں میرے آقا حضرت محمد ﷺ کے یہ الفاظ آج بھی شعور و ادراک کے کان سن سکتے ہیں جو آپ نے سرداران مکہ کے سامنے برملا کہے تھے کہ

میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے ہاتھ پر سورج لا کر رکھ دو، میں پھر بھی دعوت توحید سے باز نہیں آؤں گا۔

اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ رخص اپنے سیاسی تحفظ اور سرکاری مراعات کے حصول کیلئے کہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مراکز اسلامیہ سے بھی دستبردار ہو گیا۔ گویا مجھ کو مل جائے چکنے کے لے شاخ میری کون کہتا ہے کہ گلشن میں نہ صیادر ہے

حکومت پاکستان کیلئے لمحہ فکریہ

جب قادیانیوں کے مذہبی نقطہ نظر سے جہاد و قتال حرام ہے اور جہاد کرنے والے حرامی و

بدکار ہیں تو پھر پاک فوج کے اندر قادیانیوں کے وجود کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ لہذا حکومت کو اس پہلو پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر کے فی الفور قادیانیوں کو فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے فارغ کر دینا چاہئے۔ ورنہ وہ اپنی مذہبی تعلیم اور مفاد پرستانہ فطرت کے حوالہ سے کسی وقت بھی ملک کے دفاعی نظام کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور ماضی میں ہم ان تلخ تجربات سے گزر بھی چکے ہیں۔ اور فوج کے اندر موجود قادیانی افسران کو بھی ہم یہ مشورہ دیں گے کہ وہ اپنے نبی کی بات کو اگر حق مانتے ہیں تو وہ غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے فوج سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ ورنہ وہ اپنے پیغمبر کے فیصلہ کے مطابق حرامی و بدکار قرار پائیں گے۔ یہ ان کی اپنی صوابدید پر موقوف ہے کہ وہ کرنل، میجر، بریگیڈیئر اور جنرل جیسے عہدوں پر برقرار رہ کر خود کو (مرزا قادیانی کے بقول) حرامی و بدکار کہلانا پسند کرتے ہیں یا ان عہدوں سے مستعفی ہو کر حلالی اور شریف انسان کہلانا؟

### ﴿تیسرا تضاد﴾ پیغمبر اسلام کا مقام زیادہ یا مرزا قادیانی کا؟

مرزا صاحب کے دعوؤں میں تیسرا تضاد مقام نبوت میں برتری کے حوالے سے ہے۔ ایک طرف وہ اپنے آپ کو امتی نبی قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف آنحضرت ﷺ پر اپنی عملی برتری بھی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) مرزا صاحب کا پہلا دعویٰ: میں ظلی اور بروزی نبی ہوں

چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ

محمد کی نبوت محمد تک محدود رہی یعنی بہر حال محمد ہی نبی رہا نہ اور کوئی (ضمیمہ حقیقت

النبوة ص ۲۶۶)..... غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے

کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے۔ اور یہ نام فنا فی الرسول سے مجھے ملا لہذا خاتم

النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا..... (ایک غلطی کا ازالہ..... ص ۳)

یعنی مرزا صاحب کے بقول آنحضرت ﷺ کی نبوت اصل ہے اور مرزا صاحب اس

کا سایہ و عکس ہیں۔ اب ذرا سایہ اور اصل کا موازنہ ملاحظہ فرمائیے۔

(۲) مرزا صاحب کا دوسرا دعویٰ: میرے نشانات آنحضرت سے زیادہ ہیں  
آنحضرت ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار ہے..... (تحفہ گولڑویہ... ص ۹۳)  
میرے نشانات دس لاکھ سے زائد ہیں..... (براہین احمدیہ ج ۵... ص ۵۶)  
معارض ذرا غور فرمائیں کہ ایک طرف مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں ظلی و بروزی نبی  
ہوں اور دوسری طرف دعویٰ ہے کہ میرے نشانات زیادہ ہیں اور اس زیادتی کا تناسب  
بھی ملاحظہ فرمائیے، ایک کے مقابلے میں ۳۳۳ گنا زیادہ۔ یعنی مرزا صاحب کے  
نشانات آنحضرت ﷺ سے ۳۳۳ گنا زیادہ ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ) کیا یہ مرزا صاحب  
کے دعوؤں میں کھلا تضاد نہیں؟

### نشانات کی حقیقت

مرزا صاحب کے نشانات کس نوعیت کے تھے، انکا تذکرہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔  
آنحضرت ﷺ کے معجزات شق القمر، شق صدر، معراج جسمانی، پتھروں کا کلمہ پڑھنا،  
درختوں کا سلام کرنا، اور اشیاء میں برکت وغیرہ نوعیت کے تھے لیکن مرزا صاحب کے  
نشانات کی حقیقت و نوعیت بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ لکھتے ہیں کہ

(۱) جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا چیزیں تحائف کے طور پر ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی خبر  
اکثر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان  
پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے (حقیقت الوحی... ص ۳۳۳).....

(۲) مثلاً یہ پیش گوئی کہ بسایک من کل فج عمیق (قرآن پاک میں یہ  
بشارت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی ہے کہ تعمیر کعبہ کے بعد آپ کی صدائے حج پر  
لیکھ کہتے ہوئے دور دراز اور دشوار گزار راستوں سے لوگ طواف کعبہ کیلئے پہنچیں  
گے۔ اس بشارت کو مرزا صاحب اپنی طرف منسوب کر کے صریح تحریف قرآن  
کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ بشیر) جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک جگہ سے اور دور



دراز ملکوں سے نقد اور جنس کی امداد آئیگی اور خطوط بھی آئیں گے اور اب اس صورت میں ہر ایک جگہ سے جواب تک کوئی روپیہ آتا ہے یا پارچات یا دوسرے ہدیے آتے ہیں، یہ سب بجائے خود ایک ایک نشان ہیں (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۵۸)..... (۳) اگر خطوط شامل کیے جائیں تو شاید اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے..... مگر ہم صرف مدد اور بیعت کنندوں کی آمد پر کفایت کر کے ان نشانوں کو تخمیناً دس لاکھ نشان قرار دیتے ہیں..... (ایضاً ج ۵ ص ۵۸)

یہ عجیب پیغمبرانہ نشان ہے جو صرف مالی امداد (نقد رقم، جنس، پارچات وغیرہ) اور بیعت کنندوں کے محور پر گھومتے ہیں اور ابھی نشانات کی اس تعداد میں خطوط شامل نہیں کیے گئے اور مرزا صاحب کا یہ بھی ایک بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے نقد رقم کو نوٹوں کی صورت میں شمار کیا ہے، سکوں کی صورت میں شمار نہیں کیا۔ پارچات کے اجزاء (ٹوپی، رومال، قمیص، شلوار، ازار بند وغیرہ) الگ الگ شمار نہیں کیے۔ جنس (گندم، کچھور، چاول، دالیں وغیرہ) کے دانے جدا جدا شمار نہیں کیے۔ تسبیح کے موتی تنہا تنہا گنتی میں نہیں لائے ورنہ یقیناً نشانات کی تعداد کھربوں سے تجاوز کر جاتی۔

### الہام کی حقیقت

مرزا صاحب کے نشانات کی حقیقت آپ ملاحظہ فرما چکے۔ ان نشانات کیلئے مرزا صاحب کو جو الہام ہوتا تھا، اس کی حقیقت بھی ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ (۱) الہام رحمانی بھی ہوتا ہے شیطانی بھی، جب کسی کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی برایا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے، دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے (ازالہ اوہام ص ۴۳۹)..... (۲) جو شخص ایسا کلمہ منہ سے نکالے جس کی کوئی اصل صحیح شرع

میں نہ ہو خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد، تو اس کے ساتھ شیطان کھیل رہا ہے.....

..... (آئینہ کمالات اسلام..... ص ۳۱)

نبی و رسول کے لئے طلب دنیا تو شریعت سے ہرگز ثابت نہیں۔ مرزا صاحب کی طلب دنیا سے ہی ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ شیطان کھیل رہا تھا اور ان کے الہام (بقول ان کے) شیطانی تھے رحمانی نہیں۔

(اٹھ اوئے سورا)

مرزا صاحب کی طرح ان کے مریدین کے الہام بھی عجیب ہوتے تھے چنانچہ میر محمد اسماعیل قادیانی لکھتے ہیں کہ ایک جاہل شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نوکر تھا۔ اس پر ایک دن الہام کا چھینٹا بہ برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑ گیا۔ وہ سورا ہوا تھا۔ اسے الہام ہوا کہ ”اٹھ او سورا نماز پڑھ“..... (اخبار الفضل قادیان ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء..... بحوالہ تنظیم اہل سنت کا مرزا قادیانی نمبر) اب اس بات کی وضاحت تو معترض ہی کر سکتے ہیں کہ وہ بھی اپنے نبی کی برکت سے کبھی ایسے کسی الہام سے سرفراز ہوئے ہیں؟

﴿چوتھا تضاد﴾ عمومی دعوے

مرزا صاحب کے دعوؤں میں چوتھا تضاد ان کے دیگر عمومی دعوؤں پر مشتمل ہے۔ کہ وہ مختلف اوقات میں مختلف دعوے کرتے رہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

❁ میں مجدد ہوں (تریاق القلوب ص ۱۳۶)..... ❁ میں مہدی ہوں (خطبہ

الہامیہ ص ۵۰)..... ❁ محدث ہوں (توضیح المرام ص ۱۹)..... ❁ مسیح موعود ہوں

(تریاق القلوب ص ۱۵۵)..... ❁ امام زمان ہوں (حقیقت الوحی ص ۷۹).....

❁ خاتم الخلفاء ہوں (کشتی نوح ص ۲۶)..... ❁ خاتم الاولیاء ہوں (خطبہ الہامیہ

ص ۳۵)..... ❁ نبی اللہ ہوں (تذکرہ ص ۳۵)..... ❁ حجر اسود ہوں (تذکرہ

ص ۳۶)..... ❁ بیت اللہ ہوں (تذکرہ ص ۳۵)..... ❁ مثل کرشن ہوں (مجدد

اعظم ج ۲ ص ۹۹۴)..... ❁ امین الملک بے سنگھ بہادر ہوں (تذکرہ ص ۶۴۶)  
 ❁ ردِ گوپال ہوں (تذکرہ ص ۴۳۴)..... ❁ تمام انبیاء کا مظہر ہوں (حقیقت  
 الوحی ص ۷۲ حاشیہ)..... ❁ دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے  
 نہیں دیا گیا (تمتہ حقیقت الوحی ص ۸۴)..... ❁ میں نے ایک کشف میں دیکھا  
 کہ خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)  
 ..... ❁ میرا خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو ناقابل بیان ہے (براہین احمدیہ ج ۵  
 ص ۶۳) گویا مرزا صاحب خدا کی بیوی ہیں..... ❁ انت منی بمنزلہ اولادی  
 اے مرزا، تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے (اربعین نمبر ۴ ص ۲۳)..... ❁ میں محمد، احمد،  
 مصلحی ہوں (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴)..... ❁ احمد مختار ہوں (نزول المسیح  
 ص ۹۹)..... ❁ میرا نام مریم رکھا گیا۔ دو برس تک صفت مریمیت میں، میں  
 نے پرورش پائی اور پردے میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے  
 تو مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے  
 حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، مجھے مریم سے  
 عیسیٰ بنا دیا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا..... ❁ (کشتی نوح.... ص ۶۸)  
 کرم خاکی ہوں ہرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار (درشمن ص ۹۵)

معترض وضاحت فرمائیں کہ مرزا صاحب کے ان دعوؤں کی روشنی میں انہیں کیا سمجھا جائے؟  
 خدا؟..... خدا کی بیوی؟..... خدا کا بیٹا؟..... محمد واحد؟..... مجموعہ انبیاء؟..... حجر اسود؟  
 ..... بیت اللہ؟..... کرشن؟..... بے سنگھ بہادر؟..... ردِ گوپال؟..... حاملہ عورت؟...  
 ... کرم خاکی؟..... بشر کی جائے نفرت؟..... انسانوں کی عار؟

لیکن ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو وہی کچھ سمجھ لینا کافی ہے جو کسی بھی متضاد خیالات  
 رکھنے والے انسان کو سمجھا جاسکتا ہے اور اس کا فیصلہ بھی ہم مرزا صاحب پر چھوڑتے ہیں۔

چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن ص ۳۱)..... اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلتا قضا اپنے کلام میں رکھتا ہے (حقیقت الوحی ص ۱۸۴)..... کسی عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ اگر کوئی پاگل، مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہوتا ہے (ست بچن ص ۳۰)..... جھوٹے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۲)

ان عبارات میں مرزا صاحب صاف صاف الفاظ میں ایسے شخص کو مخبوط الحواس..... مجنون..... منافق..... خوشامد پرست.... اور جھوٹا قرار دے رہے ہیں جس کے کلام میں تناقض و تضاد موجود ہو۔ یقیناً اب معترض کو مرزا صاحب کے دعاوی اور ان کی الہ عبارات کو سامنے رکھ کر انکی حیثیت کے بارے میں فیصلہ کرنا آسان ہوگا۔

﴿لطیفہ﴾

استاد امام دین گجراتی اور مرزا قادیانی

مرزا صاحب کے دعووں سے ہمیں استاد امام دین گجراتی یاد آ گئے۔ ایک طرف مرزا صاحب کا احساس برتری ہے کہ وہ خدا سے لیکر بشر کی جائے نفرت تک سب کچھ ہونے کے مدعی ہیں اور دوسری طرف بے چارے استاد امام دین گجراتی کے احساس کمتری کا یہ عالم ہے کہ وہ مکمل طور پر معدوم و فنا ہو کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

عالم نہیں رہا کہ میں فاضل نہیں رہا	دانا نہیں رہا کہ میں عاقل نہیں رہا
ناقہ نہیں رہا کہ میں محمل نہیں رہا	کاغذ نہیں رہا کہ میں پنسل نہیں رہا
بیرسٹر نہیں رہا کہ مؤکل نہیں رہا	منصف نہیں رہا کہ میں عادل نہیں رہا

ممبر نہیں رہا کہ میں کونسل نہیں رہا      کیوڑہ نہیں رہا کہ میں صندل نہیں رہا  
 واٹر نہیں رہا کہ میں بوتل نہیں رہا      روغن نہیں رہا کہ میں جائل نہیں رہا  
 پرزہ نہیں رہا کہ میں ہینڈل نہیں رہا      سمندر نہیں رہا کہ میں ساحل نہیں رہا  
 صادق نہیں رہا کہ میں باطل نہیں رہا      پیمبر نہیں رہا کہ میں مرسل نہیں رہا  
 پڑھتا نہیں رہا کہ میں غافل نہیں رہا      قرآن نہیں رہا کہ حامل نہیں رہا  
 مجنوں نہیں رہا کہ میں لیلٰی نہیں رہا      بجلی نہیں رہا کہ میں بادل نہیں رہا  
 حاکم نہیں رہا کہ میں مسل نہیں رہا      نمازی نہیں رہا کہ نوافل نہیں رہا  
 جرنل نہیں رہا کہ میں کرنل نہیں رہا      کتب نہیں رہا کہ رسائل نہیں رہا  
 انجن نہیں رہا کہ میں آئل نہیں رہا      امام دین نہیں رہا کہ میں فضل نہیں رہا

یعنی استاد امام دین گجراتی کے احساس کمتری کا یہ عالم ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں رہے جبکہ مرزا صاحب کی انانیت کا عالم یہ ہے کہ وہ سب کچھ ہو گئے جو کہ نہ ہو سکتا ہے نہ ہونا چاہئے

بہر حال..... پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا

### ﴿سوال دوم﴾

کیا یہ..... نبی کی..... شخصیت ہے؟

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں پیغمبر کی شخصیت ہر ایسے عیب سے پاک ہوتی ہے جو اس کی توہین و تمسخر کا باعث بن سکے اور ایسے تمام نقائص سے منزہ ہوتی ہے جو اس کی منصبی ذمہ داریوں کی راہ میں حائل ہو سکیں، لیکن اس پہلو سے بھی ہم جب مرزا صاحب کی شخصیت کا جائزہ لیتے ہیں تو ایسے خطرناک عیوب و نقائص انکی شخصیت میں ملتے ہیں کہ ان کا دعویٰ نبوت ایک مجنونانہ اور احمقانہ حرکت کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ مثلاً ملاحظہ فرمائیے۔

﴿پہلا عیب﴾ حافظہ کی خرابی

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

میرا حافظہ بہت خراب ہے، اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں، حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا.....

..... (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳..... مکتوب نمبر ۱۲۱)

غور کا مقام ہے کہ جس نبی کے حافظہ کا یہ عالم ہو، وہ وحی الہی کو محفوظ کیسے رکھ سکتا ہے؟ اور پھر اپنی منصبی ذمہ داریوں کو کیسے پورا کر سکتا ہے؟ حافظہ کی اسی خرابی کی وجہ سے مرزا صاحب کی تحریرات اور دعوؤں میں شدید قسم کا تضاد موجود ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ دروغ گو..... را..... حافظہ نباشد

❁ دوسرا عیب ❁ ہسٹریا اور مراق کا مرض

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح

موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے اور بعض اوقات آپ مراق بھی

فرمایا کرتے تھے..... (سیرت الہدی ج ۲..... ص ۵۵)

مراق مانیجولیا کی ایک قسم ہے۔ اس کے بارے میں حکماء و اطباء کے اقوال ملاحظہ فرمائیے۔  
(۱) علامہ برہان الدین نفیس فرماتے ہیں کہ

(مانیجولیا کے) بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ

وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھتا ہے..... اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی

کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں.....

..... (شرح اسباب و علامات امراض مانیجولیا)

گویا مرزا صاحب میں یہ فساد اس سے بھی کہیں ترقی کر چکا تھا کیونکہ وہ خود کو خدا، خدا کی بیوی، اور خدا کا بیٹا تک سمجھنے لگے تھے۔

(۲) حکیم محمد اعظم خان فرماتے ہیں کہ

مانیجولیا کا مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے

۔ خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے..... (اکسیر اعظم)

(۳) ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ

ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالجولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اسکے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو تیغ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے

(نوٹ): مذکورہ تینوں حوالے جناب پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم کی تالیف ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ“ سے نقل کیے گئے ہیں۔

جب مرزا صاحب کا بیٹا یہ تسلیم کرتا ہے کہ مرزا صاحب کو ہسٹریا اور مراق کا مرض تھا اور اصحاب فن حکماء و اطباء یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس مرض کا مریض فرشتہ، نبی اور خدا تک ہونے کا دعویٰ کرنے سے گریز نہیں کرتا تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے تمام دعوے اسی مرض کا نتیجہ تھے۔

﴿تیسرا عیب﴾ نامردی

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم مکتوب نمبر ۱۴)..... ایک ابتلا مجھ کو شادی (جو ۱۸۸۴ء میں ہوئی) کے وقت یہ پیش آیا کہ میرا دل و دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اسلئے میری حالت مردی کا عدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ میں نے جناب الہی میں دعاء کی، مجھے اس نے دفع مرض کیلئے اپنے الہام کے ذریعہ دوائیں بتلائیں..... (تریاق القلوب..... ص ۶۸)

نبی میں تو پچاس مردوں کی طاقت ہوتی ہے۔ یہ عجیب نبی ہے کہ شادی کے بعد اس کی قوت مردی ہی جواب دے گئی اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی اسے بذریعہ الہام دوائیں ہی بتائی گئیں۔ ان دواؤں کا ذکر آئندہ سطور میں آئے گا انشاء اللہ۔ جن سے

صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ الہام ربانی نہیں بلکہ کسی عیش پرست رئیس کیلئے کسی ماہر طبیب کا نسخہ ہے۔ غالباً جہاد کے خلاف فتویٰ بھی اسی نامردی کا نتیجہ تھا کیونکہ جہاد مردوں کا کام ہے۔ نامردوں کو اس سے کیا واسطہ؟ بہر حال یہ سنگین قسم کے عیوب و نقائص صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ان میں مبتلا شخص نبوی شخصیت کا حامل ہر گز نہیں ہو سکتا۔

### ﴿سوال سوم﴾

کیا یہ..... نبوت کی..... زبان ہے؟

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نبوت کی زبان میں پاکیزگی و لطافت ہوتی ہے۔ خدا کا پیغمبر کسی بڑے سے بڑے دشمن کو بھی گالی نہیں دیتا نہ اس کے کلام میں اخلاق سے گری ہوئی باتیں ہوتی ہیں اور نہ وہ مخالفین کو سب و شتم کا نشانہ بناتا ہے جبکہ مرزا صاحب عام مخالفین پر سب و شتم تو کجا انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین و تنقیص سے بھی گریز نہیں کرتے۔ آئیے ان کے (بقول امت قادیانیہ) پاکیزہ کلام کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

آنحضرت ﷺ کی توہین

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

معراج (آنحضرت ﷺ کو) جس وجود سے ہوا تھا، وہ یہ کہنے مومن والہ وجود تو

نہ تھا..... (ملفوظات احمدیہ ج ۹..... ص ۴۵۹)

اپنے آپ کو حضور ﷺ کا ظل و بروز قرار دینا بذات خود توہین رسالت تھی۔ پھر اپنے نشانات کو آنحضرت ﷺ سے زائد قرار دینا اپنے مقام پر بہت بڑی گستاخی رسالت تھی۔ لیکن مرزا صاحب تو توہین و گستاخی کی تمام حدیں پھلانگ گئے۔ آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار اور بہت سے ملحدین نے بھی کیا ہے، مرزا صاحب بھی کر دیتے تو کوئی فرق نہ پڑتا لیکن مرزا صاحب کا آنحضرت ﷺ کے وجود اطہر کے بارے میں اس قدر توہین آمیز، گستاخانہ اور تمسخرانہ انداز صاف ظاہر کر رہا ہے کہ وہ احترام نبوت کے



جزوی وادئی احساس سے بھی محروم تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

نبی برحق سے قطعی طور پر محال ہے کہ وہ کسی نبی و رسول کی توہین و تحقیر کرے حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کی کسر نفسی کا تو یہ عالم تھا کہ باوجود تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت رکھنے کے وہ فرماتے، مجھے ابن مریمؑ پر فضیلت نہ دو، مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، مجھے یونس علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، لیکن مرزا صاحب (حوالے نقل کرنے سے پہلے ہم ہزار ہا بار اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ بشیر) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

☆ مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳).....  
☆ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثریت عادت تھی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۲ حاشیہ)..... ☆ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (ایضاً ص ۱۵)..... ☆ آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض تھے۔ ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے (ایضاً ص ۶)..... ☆ آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا (ایضاً ص ۷)..... ☆ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (ایضاً ص ۷)..... ☆ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے (ایضاً ص ۷)..... ☆ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں (ایضاً ص ۹)..... ☆ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔

شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح ص ۹۴ حاشیہ)۔  
 .....☆ یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے ..... چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بد نتیجہ ہے  
 (ست پنجن ص ۷۲ حاشیہ) .....☆ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو... اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء ص ۲۰۔ درٹین ص ۱۳۰) .....☆ تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں (کشتی نوح ص ۲۶) یہ وضاحت معترض کے ذمہ ہے کہ یہاں خاتم کا کیا معنی ہے؟ اور خلافت سے کون سی خلافت مراد ہے؟ بشیر .....☆ ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا (دافع البلاء ص ۲۱) .....☆ اسی مذکورہ عبارت کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ یاد رہے کہ یہ جو ہم نے لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ کے بہت لوگوں کی نسبت اچھے تھے، یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے۔ ورنہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راست باز اپنی راست بازی اور تعلق باللہ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے بھی افضل و اعلیٰ ہوں (ایضاً ص ۲۱) .....☆ مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا ..... (کشتی نوح ص ۲۶)

جو کچھ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے، اگر یہ عزت افزائی ہے تو کیا معترض ہمیں یہ اجازت دیں گے کہ ہم مرزا صاحب کے مذکورہ الفاظ سے مرزا صاحب کی عزت افزائی کر لیں؟ کیا ہم مرزا صاحب کو وہ سب کچھ کہہ لیں جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا ہے۔ مثلاً

کھاؤ پیو ..... شرابی ..... نہ عابد ..... نہ زاہد ..... نہ حق کا پرستار ..... متکبر ..... خود بین .....  
 خدائی کا دعویدار ..... بدزبانی کرنے والا ..... گالیاں دینے والا ..... جھوٹا ..... پاگل .....

مکار..... فریبی..... ناپاک خون کی پیداوار..... کنجریوں سے میلان رکھنے والا..... ناپاک خیال..... راست بازوں کا دشمن وغیرہ

اور یہ بات معترض کے ذہن میں رہے کہ مرزا صاحب کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان تمام چیزوں کا ثبوت ناممکن و محال ہوگا لیکن مرزا صاحب کے بارے میں ان میں سے اکثر صفات انکی تحریرات کے حوالہ سے معترض ہمارے اسی مضمون میں ملاحظہ کر لیں گے انشاء اللہ العزیز۔

### حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

حضرت مریم صدیقہ کے بارے میں بھی مرزا صاحب نے (العیاذ باللہ تعالیٰ) انتہائی گستاخانہ اور توہین آمیز زبان استعمال کی ہے اور ان پر صریح الزامات عائد کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

اور مریم کی وہ شان ہے کہ جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیوں نکاح کیا گیا.... مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض..... (کشتی نوح..... ص ۲۷)

اس عبارت میں مرزا صاحب حضرت مریم صدیقہ کو نکاح سے پہلے حاملہ ثابت کر کے ان کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ) وہ صاف ظاہر ہے۔ بلکہ دوسرے مقام پر تو صاف لکھتے ہیں کہ

افغان (قوم) یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے۔ اور بعضے پہاڑی

خوانین کے قبیلوں میں لڑکیوں کا اپنے منسوب (منگیتر) لڑکوں کے ساتھ اس قدر اختلاط پایا جاتا ہے کہ نصف سے زیادہ لڑکیاں نکاح سے پہلے حاملہ ہو جاتی ہیں..... (ایام الصلح..... ص ۶۵)

معرض اس عبارت کو بار بار ملاحظہ کریں اور دیانتداری سے بتائیں کہ مرزا صاحب حضرت مریم علیہا السلام کو آخر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور پھر یہ بھی کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے والی بات نہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت مریم کو صدیقہ قرار دیا ہے۔ وہ ان کو کس معنی میں صدیقہ قرار دیتے ہیں؟ ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

مولوی محمد ابراہیم بقا پوری نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام (یعنی مرزا صاحب) نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کیلئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں کہ ”بھر جائی کا بیٹے، سلام آکھناواں“ جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے، نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار..... (سیرت المہدی ج ۳..... ص ۲۲۹)

یہ وہ قصہ الم ہے کہ تڑپ تڑپ اٹھو گے  
میرے حال دل کا سننا کوئی دل لگی نہ سمجھو

از واج مطہراتؑ کی توہین

جس شخص کے زبان و قلم سے انبیاء کرام علیہم السلام محفوظ نہ رہ سکے، امہات المومنین علیہن الرضوان اس سے کیسے محفوظ رہ سکتی تھیں؟ مرزا صاحب انکی توہین و تحقیر سے بھی باز نہیں

آئے چنانچہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فرمایا۔  
آنحضرت ﷺ اپنی بیویوں کی بد اخلاقی برداشت کرتے تھے.....

..... (سیرت المہدی ج ۳..... ص ۲۲۴)

آنحضرت ﷺ کے اخلاق عالیہ کی رفعتوں سے کس بد بخت کو انکار ہو سکتا ہے؟ لیکن کیا آپ کے کردار و اخلاق کی عظمتیں جاگر کرنے کیلئے ازواج مطہرات پر بد اخلاقی کی تہمت بھی ضروری تھی؟ العیاذ باللہ تعالیٰ

حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی توہین

خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے (بحالت کشف) دیکھا کہ میرا سر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مادر مہربان کی طرح اپنی ران پر رکھا ہوا ہے..... (تریاق القلوب... ص ۶۶ حاشیہ) حالت کشف، نیند کی حالت سے قطعی مختلف ہوتی ہے۔ یہ کیفیت بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ معترض بتائیں کہ کیا یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین و تحقیر نہیں ہے؟ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

مخالفین کے بارے میں انتہا پسندانہ طرز عمل

مرزا صاحب اپنے مذہبی مخالفین (جو ان کی نبوت و رسالت اور مجددیت و مہمدیت کے منکر تھے) کے بارے میں بھی جو ذہن رکھتے تھے، وہ ان کے قلم کے حوالہ سے ملاحظہ فرما لیجئے۔ لکھتے ہیں کہ

(۱) بن کے رہنے والو تم ہر گز نہیں ہو آدمی

کوئی ہے رو باہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار.... (درمیں ص ۱۱۰)

یعنی مخالفین کو لومڑی، خنزیر اور سانپ قرار دیا جا رہا ہے..... (۲) میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد، جن کے دلوں پر خدا نے

مہر کر دی ہے، وہ مجھے قبول نہیں کرتے (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۲۷).....

(۳) میرے مخالف جنگلوں کے سوراوران کی عورتیں کیتوں سے بڑھ کر ہیں (نجم الہدی ص ۱۵)..... (۴) جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائیگا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے، وہ حلال زادہ نہیں (انوار الاسلام ص ۳۰)....

(۵) جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں (حیات احمد یہ ص ۲۵ جلد اول نمبر ۳).....

(۶) اب تک اس (مولانا عبدالحق غزنویؒ) کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہیں ہوا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷) تہذیب و اخلاق اجازت نہیں دیتے ورنہ اگر کوئی سر پھر ا قادیانیوں سے پوچھ بیٹھے کہ مرزا صاحب کی عورت کے پیٹ سے کتنے ہاتھیوں نے جنم لیا ہے تو کیا ہوگا؟ بشیر..... (۷) خدا تعالیٰ نے اس (شیخ سعد اللہ لدھیانوی) کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی.... اب موت کے دن تک تیرے گھراؤ لا دنہ ہوگی..... (تمہ حقیقت الوحی... ص ۱۳)

(۸) مر گیا بد بخت اپنے وار سے کٹ گیا سراپنی ہی تلوار سے کھل گئی ساری حقیقت سیف کی کم کرو اب ناز اس مردار سے

(نزدول المسیح ص ۲۲۴ - درمیں ص ۱۲۷) یہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ کے بارے میں مرزا صاحب کے اشعار ہیں۔ انکے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ..... (۹) وہ خبیث کذاب بچھو کی طرح نیش زن ہے (اعجاز احمدی ص ۷۵)..... (۱۰) آریوں کا پر میشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں..... (چشمہ معرفت..... ص ۱۱۶)

(۱۱) چکے چکے چکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے  
نام اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے  
بیٹا بیٹا پکا رتی ہے غلط یار کی اس کو آہ زاری ہے

دس سے کروا چکی زنا لیکن      پاک دامن ابھی بچاری ہے  
لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں      ان کی لالی نے عقل ماری ہے  
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو      ایسی جو رو کی پاسداری ہے  
..... (آریہ دھرم، بحوالہ تنظیم اہل سنت کا مرزا قادیانی نمبر)

جناب معترض غور فرمائیے کیا یہ نبوت کی زبان ہے؟ کیا یہ پیغمبرانہ طرز سخن ہے؟ کیا یہ انبیاء کا انداز دعوت ہے؟ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اسکے باوجود بھی اگر آپ مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرنے پر مصر ہیں تو یہ آپ کا اپنا حوصلہ ہے۔ ہم حقائق روز روشن کی طرح آپ کے سامنے رکھ چکے ہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ

### ﴿سوال چہارم﴾

کیا یہ..... نبی کا..... کردار ہے؟

یہ حقیقت ہر شک و شبہ سے بالاتر ہیں کہ حیات پیغمبرؐ کا ایک ایک لمحہ پاکیزہ ہوتا ہے۔ نبی کے بچپن اور جوانی ہر قسم کی معاشرتی آلودگیوں سے پاک و صاف ہوتے ہیں۔ کردار و عمل کے حوالہ سے خدا تعالیٰ انبیاء کرامؑ کو طعن و تشنیع سے محفوظ رکھتے ہیں اور ایسا کوئی اخلاقی عیب پیغمبر میں پیدا نہیں ہونے دیا جاتا جس کی بنا پر قوم کو اسے جھٹلانے کا موقع ملے۔ قوم نے جب بھی کسی نبی کو جھٹلایا تو اس کی تعلیمات کے حوالہ سے جھٹلایا۔ اخلاق و کردار کے حوالہ سے کسی پیغمبر کو جھٹلانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے برعکس مرزا صاحب کا اخلاق تو آپ گزشتہ سطور میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ آئیے انکے کردار کی ایک جھلک بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔

### ﴿چوری یا بھولپن؟﴾

نبی کا بچپن ہر قسم کے اخلاقی عیب سے پاک ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کے بچپن کا ایک واقعہ انکی اپنی زبانی ان کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم نے لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ قادیانی

حضرات اسے مرزا صاحب کا بھولپن قرار دیتے ہیں۔ لیکن پڑھنے اور سننے والوں کو اس میں چوری کی بوصاف محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد ایم اے نے سیرت المہدی میں مرزا صاحب کا یہ واقعہ نقل کیا ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ

”جب میں بچہ تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے بیٹھالائو۔ میں گھر آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا، میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا، وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا..... (ج ۱ ص ۲۴۴)

### ﴿سادگی یا ماں کی نافرمانی؟﴾

مرزا بشیر احمد نے مرزا صاحب کے بچپن کا ایک اور واقعہ نقل کیا ہے جسے قادیانی حضرات مرزا صاحب کی سادگی پر محمول کرتے ہیں۔ لیکن اس سے ماں کی نافرمانی صاف ظاہر ہو رہی ہے۔ کیا نبی بھی العیاذ باللہ تعالیٰ ماں کی اس طرح نافرمانی کر سکتا ہے کہ ماں کو اس کی بے جا ضد پر غصہ آجائے؟ چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کیساتھ کچھ کھانے کو مانگا، انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو، حضرت نے کہا نہیں یہ میں نہیں لیتا، انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی بیٹھی تھیں (اس سے زیادہ چڑنے کی اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ بشیر) سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھا لو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ رکھ کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا..... (سیرت المہدی ج ۱ ص ۲۴۵)

### ﴿آوارہ گردی یا لاپرواہی؟﴾

بچپن کی طرح نبوت کی جوانی بھی سماجی نقائص سے پاک ہوتی ہے۔ لیکن مرزا صاحب



کی بد قسمتی کہ انکی جوانی بھی نقائص سے محفوظ نہ رہ سکی۔ مرزا بشیر احمد، اپنے باپ مرزا صاحب کی جوانی کا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔ قادیانی حضرات اسے مرزا صاحب کی لاپرواہی قرار دیتے ہیں لیکن اس میں آوارہ گردی کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ کیا نبی بھی ایسی حرکت کر سکتا ہے؟ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین (مرزا صاحب کا چچا زاد) بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ (عجیب لاپرواہی ہے کہ رقم اڑائی جا رہی ہے اور رقم بھی وہ جو امانت ہے اور مستقبل کا پیغمبر خاموش تماشا شائی بنا دیکھ رہا ہے۔ بشیر) حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے (سیرت المہدی ج ۱ ص ۴۳)

### ﴿مختاری کے امتحان میں فیل﴾

دنیاوی علوم کی طرف انبیاء کرامؑ کی کوئی توجہ نہیں ہوتی اور نہ وہ ان کے لئے کوئی جدوجہد کرتے ہیں لیکن مرزا صاحب نے ان کیلئے سرتوڑ کوشش کی لیکن بد قسمتی سے قادیان کا باڈرن نبی اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کی، پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے (سیرت المہدی ج ۱ ص ۱۵۶)..... قانون اور حکمت میں بھی لائق تھے اگرچہ وکالت کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے..... (ایضاً ج ۳ ص ۱۷۹) ڈاکٹر بشارت احمد (لاہوری گروپ کے راہنما) اس کا نقشہ کچھ یوں کھینچتے ہیں کہ عین اس رات جس کی صبح کو امتحان تھا، آپ تمام رات قرآن پڑھتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کے قانون میں فیل ہو گئے اور آسمان کی گورنمنٹ کے قانون

میں پاس ہو گئے..... (مجدد اعظم ج ۱..... ص ۴۹)  
افسوس کہ لائق ہونے کے باوجود فیل ہو گئے اور ساری رات کی تلاوت قرآن نے بھی  
فائدہ نہ دیا۔ معترض غور کریں، میرے خیال میں تو مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ  
مرزا صاحب میں نہ لیاقت تھی نہ برکت، پھر نبوت کیسی؟

### ﴿خدمت گزار عورتیں﴾

یہ مقام نبوت کے منافی ہے کہ نبی غیر محرم عورتوں سے ذاتی نوعیت کی خدمت لے۔ ایسی  
خدمت صرف مرد ہی انجام دے سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بیعت کیلئے بھی کبھی کسی  
غیر محرم عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہیں لیا لیکن مرزا صاحب کی خدمت کیلئے عورتیں مقرر  
تھیں۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد کی زبانی سنئے وہ لکھتے ہیں کہ

(۱) حضرت (مرزا صاحب) کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانوتھی۔ وہ ایک  
رات کو جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی، حضور کو دبانے بیٹھی، چونکہ وہ لحاف کے اوپر  
سے دباتی تھی، اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبارہی ہوں، وہ حضور  
کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے  
فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی ”ہاں تدے تے تہاڑی لتاں لکڑی  
وانگر ہو یاں ہو یاں نے“، یعنی جی ہاں جی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت  
ہو رہی ہیں..... (سیرت الہدی ج ۳..... ص ۲۱۰)

قطع نظر اس سے کہ انسان کی ٹانگوں اور پلنگ کی پٹی میں اتنا فرق ضرور ہوتا ہے کہ رضائی کے  
اوپر سے بھی محسوس کیا جاسکے لیکن ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے  
ہیں کہ غیر محرم عورت اگرچہ بوڑھی ہو، سے ٹانگیں دبوانا نبوت کے سراسر منافی ہے۔

(۲) مائی رسولاں بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بیان کیا کہ ایک زمانہ  
میں مسیح موعود کے وقت میں، میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں۔  
اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کروں تو مجھے

جگا دینا..... ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو، منشیانی اہلیہ منشی محمد دین، اور اہلیہ بابوشاہ دین ہوتی تھیں..... (ایضاج ۳..... ص ۲۱۳)

(۳) ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زہنبیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں، گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ یہاں اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی..... دو دفعہ ایسا موقع آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا..... اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے..... (ایضاج ۳..... ص ۲۷۳)

معرض جواب دیں کہ کیا یہ ساری خدمات جو عورتوں سے لی جاتی رہیں، وہ مرزا صاحب کی اہلیہ مرزا انجام نہ دے سکتی تھی؟ یا ان کیلئے مرد مقرر نہ کیے جاسکتے تھے؟ کیا یہ شرعاً اور اخلاقاً درست ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ نے عورتوں سے ایسے کام لیے؟

﴿مرزا صاحب نے حج نہیں کیا﴾

مرزا صاحب نے ساری زندگی حج نہیں کیا حالانکہ حج ان پر فرض تھا چنانچہ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہیں کیا..... شروع میں آپ کے لئے مالی لحاظ سے انتظام نہ تھا..... اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ ایک تو آپ جہاد کے کام میں منہمک رہے (عجیب جہاد ہے کہ دن کو حکومت کی حفاظت میں کتابیں لکھنا اور رات کو عورتوں کے پہرے میں آرام کرنا۔ بشیر) دوسرے آپ کیلئے حج کا راستہ بھی مخدوش تھا..... (سیرت المہدی ج ۳..... ص ۱۱۹)

مرزا کی بزدلی کی انتہا ہے۔ آنحضرت ﷺ تو تمام خدشات کے باوجود عمرہ کیلئے نکل کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ چودہ یا پندرہ سو صحابہؓ تھے۔ کیا مرزا صاحب میں اتنی جرات بھی نہ تھی کہ وہ اپنے چار لاکھ امتیوں (جن کا مرزا صاحب کو دعویٰ تھا، حوالہ پیچھے

گزر چکا ہے) میں سے چند ہزار کو ساتھ لے کر حج ہی کر لیتے اور انگریزی فوج بھی یقیناً ان کی پشت پر ہوتی۔ لیکن اتنا حوصلہ کون لاتا؟ یا شاید امتیوں پر اعتماد نہ تھا؟

﴿مرزا صاحب نے زکوٰۃ کبھی نہیں دی﴾

حج کے لئے تو راستہ مخدوش تھا لیکن زکوٰۃ کیلئے کون سی رکاوٹ تھی؟ مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی زکوٰۃ نہیں دی..... آگے لکھتے ہیں کہ زکوٰۃ اس لئے نہیں دی کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے..... (سیرت الہدی ج ۳..... ص ۱۱۹)

حالانکہ یہ موقف سراسر غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب (اس دور میں) ہزاروں کی جائیداد کے مالک تھے۔ چنانچہ خود مرزا صاحب عیسائیوں کے نام اپنے چیلنج میں لکھتے ہیں کہ اگر میری تائید میں خدا کا فیصلہ نہ ہو تو میں اپنی کل املاک منقولہ جو دس ہزار روپے کی قیمت سے کم نہیں ہوگی، عیسائیوں کو دے دوں گا۔ (تبلیغ رسالت ج ۵ ص ۲۴)

اندازہ کیجئے کہ مرزا صاحب کی صرف منقولہ املاک دس ہزار روپے سے زیادہ مالیت کی تھیں اور غیر منقولہ وہ ٹیکس سے بچنے کیلئے ذکر نہیں کرتے تھے کیونکہ ۱۸۹۸ء میں مرزا صاحب کی سالانہ آمدنی ۷۲۰۰ روپے قرار دے کر ۱۸۷۷ء، روپے ۸، آنے ٹیکس ادا کرنے کا نوٹس بھیجا گیا جو مرزا صاحب نے معاف کر لیا البتہ یہ تسلیم کیا کہ زمین اور باغ سے انکی مستقل آمدن موجود ہے (تفصیلات قادیانی مذہب ص ۲۰۴ میں ملاحظہ فرمائی جائیں) اور پھر ۱۸۸۴ء میں بھی مرزا صاحب کی یہ پوزیشن تھی کہ نکاح کے وقت ۱۱۰۰ روپے حق مہر ادا کیا (تاریخ احمدیت ج ۲ ص ۵۶) اس سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مرزا صاحب کی مالی پوزیشن خاصی مستحکم تھی لیکن زکوٰۃ کبھی نہیں دی۔ یہ ذہن میں رہے کہ اس وقت کا ایک روپیہ موجودہ وقت کے سینکڑوں روپے سے کسی صورت کم نہ تھا۔ اس اعتبار سے دس ہزار کی املاک لاکھوں روپے سے متجاوز بنتی ہیں تو کیا اس پر زکوٰۃ نہ آتی ہوگی؟

## ﴿دواؤں پر خرچ﴾

گذشتہ سطور میں گزر چکا ہے کہ مرزا صاحب شادی کے بعد نامردی کا شکار ہو گئے تو انہیں (بقلم خود) الہام کے ذریعہ دوائی بتائی گئی۔ اس الہامی دوائی کے بارے میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

یہ دوا تریاق الہی سے فوائد میں بہت بڑھ کر ہے۔ اس میں مشک، عنبر، مروارید، سونے کا کشتہ، فولاد، یاقوت احمر، مرجان، صندل، زعفران اور بہت سا سافورس شامل ہے... مجھ کو اس کے تیار کرنے میں اول تامل تھا کہ بہت سے روپیہ پر اس کا تیار کرنا موقوف تھا لیکن چونکہ صحت کیلئے یہ دوا مفید ہے اس لئے اس قدر خرچ گوارا کر لیا گیا..... (مکتوبات احمدیہ ج ۵..... ص ۱۰۵)

معرض وضاحت کریں کہ اتنی قیمتی دوائی تیار کرنے والے مرزا صاحب کیا صاحب نصاب نہ ہوں گے؟ کیا ان پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی؟

## ﴿مرزا صاحب نے کبھی اعتکاف نہیں کیا﴾

حج کی راہ میں خدشات تھے، زکوٰۃ کے لئے نصاب نہ تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ اعتکاف سے کون سی چیز مانع تھی؟ حالانکہ وہ سنت مؤکدہ بالکفایہ ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ میں نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اعتکاف بیٹھے نہیں دیکھا..... (سیرت المہدی ج ۱..... ص ۶۸)

حالانکہ اعتکاف وہ سنت ہے جس کے بارے میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی ترک نہیں کیا۔ جس سال آپ نے دارفانی سے کوچ فرمایا، اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا حالانکہ آپ عموماً دس دن اعتکاف بیٹھے تھے۔ (بخاری) اب غور فرمائیے مسلمانوں کی ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی اعتکاف رمضان ترک نہیں کیا اور قادیانیوں کی اماں جان

کہتی ہیں کہ مرزا صاحب نے کبھی اعتکاف کیا ہی نہیں۔

﴿قرآن پاک کا اکثر حصہ یاد نہ تھا﴾

حفظ قرآن امت کیلئے فرائض و واجبات میں سے نہیں لیکن حصول سعادت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ مرزا صاحب کو قرآن پاک کے اکثر حصے یاد نہ تھے۔ امتی نبی ہونے کے دعویدار کا حفظ قرآن سے محروم رہنا ناقابل فہم ہے۔ گویا امت کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی (جو حافظ قرآن ہیں) مرزا صاحب پر فضیلت و برتری رکھتے ہیں۔ مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن مجید کے بڑے بڑے مسلسل حصے یا بڑی بڑی سورتیں یاد نہ تھیں۔ بیشک آپ قرآن کے جملہ مطالب پر حاوی تھے۔ (اسی لئے تو اکثر آیات کو اپنے الہام پر فٹ کر لیتے تھے۔ بشیر) مگر حفظ قرآن کے رنگ میں قرآن شریف کا اکثر حصہ یاد نہ تھا..... (سیرت المہدی ج ۳..... ص ۴۴)

حیرت ہے کہ ظلی و بروزی نبی اپنے الہامات کا ایک ذخیرہ اپنے دماغ میں رکھتا تھا لیکن اللہ کی حقیقی وحی کے حفظ سے اس کا سینہ محروم تھا۔ شاید یہ گتھی معترض سلجھا سکیں۔

﴿مرزا صاحب روزے اکثر نہ رکھتے تھے﴾

مرزا صاحب حج، زکوٰۃ، قرآن اور اعتکاف سے ہی بے گانہ و بے تعلق نہ تھے بلکہ روزوں کے ساتھ بھی ان کا سلوک ایسا ہی تھا۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ جب مسیح موعود علیہ السلام کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کیے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا، اس لئے باقی چھوڑ دیے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورے کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس

کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیر ہواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جتنے رمضان آئے، آپ نے سب روزے رکھے مگر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانے میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد انکو قضا کیا تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں، صرف فدیہ ادا کر دیا تھا..... (سیرت المہدی ج ۱..... ص ۶۶)

عجیب بات ہے کہ مرزا صاحب کو دورے صرف رمضان میں ہی پڑتے تھے اور عجیب تر بات یہ ہے کہ وہ صحت کے دوران روزے قضا کرنے کے بجائے فدیہ دینے پر اکتفا کرتے تھے اور پھر مرزا صاحب میں قوت برداشت اتنی بھی نہ تھی کہ وہ کچھ دیر صبر سے کام لیتے۔ مغرب کے قریب بھی وہ روزہ توڑنے سے گریز نہ کرتے تھے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ

ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا۔ آپ شریعت میں ہمیشہ سہل راستہ کو اختیار فرمایا کرتے تھے..... (سیرت المہدی ج ۳..... ص ۱۳۱)

نہ صرف یہ کہ مرزا صاحب روزہ کے بارے میں سہل راستہ اختیار کرتے تھے بلکہ برسرِ محفل رمضان میں چائے پینے سے بھی گریز نہ کرتے۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد لکھتے ہیں کہ (امرِ سر میں لیکچر کے دوران) مرید نے جوشِ خدمت میں بغیر طلب کیے ہوئے از خود ہی چائے پیش کر دی، آپ کو ریا کاری اور نمائش سے سخت نفرت تھی، جب چائے پیش کر دی گئی تو آپ نے غلط طور پر یہ دکھلانا پسند نہیں کیا کہ گویا آپ روزہ سے ہیں۔ آپ نے ایک گھونٹ چائے کا پی لیا... (مجدد اعظم ج ۲..... ص ۱۰۵۶)

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر بشارت احمد لکھتے ہیں کہ  
 دورانِ لیکچر میں مجبوری سے حضرت اقدس کا چائے پی لینا کوئی خلاف شرع فعل  
 نہ تھا۔ خدا و رسول کا مسافر اور مریض کو روزہ افطار کرنے کا حکم ہے (ڈاکٹر  
 صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں کیونکہ سفر و مرض کی حالت میں روزہ  
 افطار کرنے کیلئے شریعت کا حکم نہیں، بلکہ اجازت ہے۔ بشیر) پھر کوئی دنیا دار  
 شہرت طلب انسان ہوتا تو وہ ہرگز ایسی اخلاقی جرات نہ دکھاتا.....  
 ..... (ایضاً ج ۲..... ص ۱۰۵)

یہ اخلاقی جرات ہے یا دینی بے راہ روی؟..... یہ ریا کاری سے بچنا ہے یا شعارِ اسلام کا  
 تمسخر اڑانا؟..... ایک ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی یہ گوارا نہیں کرتا کہ شدید تکلیف کے  
 باوجود غروب آفتاب کے قریب روزہ توڑ دے اور عذر شرعی کی بنا پر روزہ نہ ہونے کی  
 صورت میں برسرِ عام کھانے پینے کی اخلاقی جرات کا مظاہرہ کرے۔ وہ بھی کوئی گوشہ  
 تنہائی ڈھونڈتا ہے۔ مقصود اپنے آپ کو روزے دار ظاہر کرنا نہیں، رمضان اور روزہ  
 کا احترام ہوتا ہے۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ معترض کے تمام اعتراضات کا جواب دینے کے بعد ہم نے ”نبی قادیان“  
 کی شخصیت کے مختلف پہلو بھی ان کی اپنی کتب کے حوالے سے معترض کے سامنے رکھ  
 دیے ہیں۔ اب ہمیں ان کے فیصلے کا انتظار رہے گا کہ ان عبارات کی روشنی میں وہ  
 مرزا صاحب کے بارے میں کیا نظریہ قائم کرتے ہیں۔ ہمارے لئے تو آخری پناہ رحمت  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی کے ساتھ وابستہ رکھے اور قیامت کے دن  
 اسی کے سایہ میں اٹھائے۔۔۔ اللهم اهدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت  
 علیہم۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔

آمین یا رب العالمین بجاہ البنی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی



ناشر حق چارٹرڈ ایڈیٹری گمکرات

مولانا عبدالحق خان بشیر کی دیگر تصانیفات

مرزا غلام احمد قادیانی کا فقہی مذہب حنفیت یا غیر مقلدیت؟

مرزا غلام احمد قادیانی کی غیر مقلدیت پر ایک سو سے زائد ناقابل تردید شہادتیں

نماز تراویح اور مذاہب اہل حدیث نماز تراویح کی مسنون حیثیت اور مسنون رکعات پر غیر مقلدین کے رد میں اچھوتے، انوکھے اور منفرد انداز میں تحریر کی گئی ایک لاجواب کتاب

اسحاب علم و تحقیق کے لئے ایک اصول تحفہ

مذاہب اہل حدیث

ضرب بشیر فکر پنج پیر

عقیدہ حیات النبیؐ، عذاب قبر، اور مسئلہ توسل کے بارہ میں

پنج پیری افکار پر بے لاگ محققانہ تبصرہ

مقالات بشیر حالات مالگیری

مولانا عبدالحق خان بشیر نقشبندی کے

مطبوعہ وغیرہ مطبوعہ مضامین کا فکر انگیز مجموعہ

سلطان جلال الدین اکبر سے ڈاکٹر اسرار احمد تک

تحریک ترک تقلید

اپنے مختلف اشخاص و افکار کی روشنی میں

ترک تقلید کی خوفناک تحریک

عبرت ناک انجام

سلاسل طریقت

اور

انجمنہ رشد و ہدایت

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کے حکم سے اصحاب تصوف کے سلاسل طریقت اور ان کی بے لوث دینی خدمات پر

معلومات افزا تاریخی ذخیرہ

ترتیب دیا جانے والا

# مولانا عبدالحق خان بشیر کی دیگر تالیفات

میشاق انبیاء سے  
اما انبیاء تک  
(زیر ترتیب)

گنبد خضریٰ سے  
مقام محمود تک  
(زیر ترتیب)

حرم نبویؐ سے  
کربلائے معلیٰ تک  
(زیر ترتیب)

عقیدہ حیات النبیؐ اور  
مولانا عطاء اللہ بندیا لوی  
قیمت 70 روپے

مرزا غلام احمد قادیانی کا  
فقہی مذہب  
قیمت 80 روپے  
حقیقت یا غیر مقلدیت

قادیانی نبوت کے  
نشیب و فراز  
قیمت 36 روپے

نماز تراویح اور  
مذہب اہل حدیث  
قیمت غیر مجلد 48 روپے  
قیمت مجلد 70 روپے

مولانا عبید اللہ سندھی  
اور  
تنظیم فکر ولی اللہی  
قیمت 150 روپے

کیا زندے بھی نہیں سنتے؟  
بجواب  
کیا مردے سنتے ہیں؟  
(زیر ترتیب)

ترک تقلید کی خوفناک تحریک  
عبرت ناک انجام  
(زیر ترتیب)

مجدد الف ثانیؒ سے  
غلام غوث ہزارویؒ تک  
(زیر ترتیب)

حیات  
قاضی مظہر حسینؒ  
(زیر ترتیب)

تاریخ و مسلک  
علماء دیوبند  
(زیر ترتیب)

## حق چار یار اکیڈمی گجرات